

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188865

UNIVERSAL
LIBRARY



سایر باین مرقع چین

بہار شاہ کتاب بین دیہا

Checked 1978

جین

چین - جاپان - لنکا - برہما - تبت - و بعض خبر ایر و غیر
کے حالات و واقعات و رسم و رواجات وغیرہ درج ہیں

جو

بیادگار تشریف آوری نواب گورنر جنرل کشور ہند مرتب و
شائع کی گئی جس کے پڑھنے سے معلومات کو وسعت ہوتی ہو اور بریت

مرتبہ

حافظ محمد عبد المجید خاٹک وکیل ہائیکورٹ مولف
دستور انجیل گورنر ان و ضابطہ عثمانیہ وغیرہ

مطبعہ مطبعہ اقبال دکن واقع زین الدین زکریا
۱۹۱۳ء

ڈیڈیکشن

۹۱۵

ہیں اس ناچیز کتاب کو جس کو میں نے ایک سال محنت کر کے کتب
اخبار ہائے متفرقہ سے تالیف کیا ہے۔ قدردان و ہنر شناس فیض
رسان عالیجناب راجہ رائے مرلیدہر صاحب بہادر مستند ضرفا
و پیشی اعلیٰ حضرت قدر قدرت کے نام نامی و اسم گرامی سے بلحاظ اپنی
عقیدت مندی اور جہانگیر کی قدردانی کے مستوجب معنون کرتا ہوں
حافظ محمد علی مجید خان وکیل درجہ اول مولف ضابطہ عثمانیہ وغیرہ

جواب

بخوشی سہیہ فقہار منظور کرتا ہوں۔ مگر میرا خیال ہے کہ باسم نام نامی و
گرامی اعلیٰ حضرت ڈیڈیکٹ کیا جاتا تو احسن تھا
شرحہ تخط برآمد مرلیدہر مستند ضرفا
نوٹ جس کتاب پر مولف کے دستخط نہوں مسروقہ بھیجی جائے۔



خلاصہ تفاریط اہل علم



یہ رسالہ بہت سے عمدہ معلومات پر شامل ہے اس کے
مضامین کی ترتیب ہی نہایت مناسب ہے۔ اگر اس پر نظر ثانی
کری جائے تو اس کی خوبی اور زیادہ ہو جائے گی خصوصاً جاپانی
ترقیوں کے اسباب پر کافی بحث کرنی چاہئے کیونکہ جاپان کا اس
تہوڑے سے زمانہ میں اس قدر مسراج کمال پر پہنچنا اہل ہند
کے عمدہ نمونہ ہے۔ یہ کتاب نہایت عمدہ و قابل شرکت
کو رس اور قابل قدر ہے۔ علی نقیہ محمد صدیقی پروفیسر دارالعلوم

اس رسالہ میں لائق مولف نے ان نکات ایشا کے دلچسپ
 حالات جن کے ان جن میں وہ مذہب کی سکرائی ہے اور اس کے
 ساتھ ہندوستان کے ملحق بعض جزیروں کے حالات بھی لکھے ہیں
 رسالہ کے دیکھنے سے مولف کے قابل قدر تلاش و تجسس کا پتہ
 چلتا ہے مضامین کے اعتبار سے گو اس رسالہ کو نہ جہاد فیہ کہہ سکتے
 ہیں اور نہ تاریخ تاہم مفید معلومات کا ایک مجموعہ ضرور ہے جس کو اگر
 ابتدائی تعلیم کے نصاب میں شریک کیا جائے تو بچوں کے لئے
 مفید اور دلچسپ ہو گا سیری رائے میں مصنف کی کوشش قابل
 قدر ہے۔ محمد عبدالواسع۔ پروفیسر دارالعلوم
 بکون کوئٹہ قصود کی طرف رغبت ہوئی ہے اور الہی
 کتابیں وہ بہت رغبت سے پڑھتے ہیں قابل مولف نے بھی اسی پر

اس رسالہ کو بہت قابلیت سے تراست کے ساتھ لکھا ہے
 اگر ابتدائی تعلیم میں داخل ہوگا سیرے خیالی میں بہت مفید
 ہوگا۔ سید احمد حسین پروفیسر دارالعلوم

دانشی جناب نے جو ارشاد فرمایا ہے حق بجانب ہے
 جبکہ امید ہے کہ ضرور رعایا بحسب ناظم صاحب اس رسالہ کو بہت
 نہایت خوش ہونگے اور ضرور ادغال کو رس کا حکم صدر
 فرمائیں گے فقط۔ مدرن دارالعلوم

اس رسالہ کو میں نے ابتدا سے انتہا تک دیکھا اس میں
 شک نہیں کہ ذی علم مولف نے بہت محنت و مشقت کی ہے
 اور تہوار کی عبادت میں بہت سے مصلوات قبول کئے ہیں
 ناظرین نے بہت داد دی ہے میں بھی کئی ملاحظہ میں سے

اس رسالہ میں لایق مولف نے ادنیٰ مالک اشاک کے دلچسپ
 حالات جمع کئے ہیں جن میں بڑھندہ سب کی حکمرانی ہے اور اس کے
 ساتھ ہندوستان کے ملحق بعض جزیروں کے حالات بھی لکھے ہیں
 رسالہ کے دیکھنے سے مولف کے قابل قدر تلاش و تجسس کا پتہ
 چلتا ہے مضامین کے اعتبار سے گو اس رسالہ کو نہ جغرافیہ کہہ سکتے
 ہیں اور نہ تاریخ تاہم مفید معلومات کا ایک مجموعہ ضرور ہے جس کو اگر
 ابتدائی تعلیم کے نصاب میں شریک کیا جائے تو بچوں کے لئے
 مفید اور دلچسپ ہو گا میری رائے میں مصنف کی کوشش قابل
 قدر ہے۔ محمد عبدالواسع۔ پروفیسر دارالعلوم

بچوں کو فطرۃً قصوں کی طرف رغبت ہوتی ہے اور ایسی
 کتابیں وہ بہت رغبت سے پڑھتے ہیں قابل مولف نے بھی اسی

اس رسالہ کو بہت قابلیت سے فراست کے ساتھ لکھا ہے
اگر ابتدائی تعلیم میں داخل ہوگا سیرے خیال میں بہت مفید
ہوگا۔ سید احمد حسین پروفیسر دارالعلوم

واقفی مہتمم صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے حق بجانب ہی
مجھ کو امید ہے کہ ضرور عالیجناب ناظم صاحب اس رسالہ کو چونکہ
نہایت خوش ہونگے اور ضرور داخل کورس کا حکم صادر
فرمائیں گے فقط۔ مدرسہ دارالعلوم

اس رسالہ کو میں نے ابتدا سے انتہا تک دیکھا اس میں
شک نہیں کہ ذی علم مولف نے بہت محنت و مشقت کی ہے
اور تہوڑی عبارت میں بہت سے معلومات مستعمل کئے ہیں
ناظرین نے بہت داد دی ہے میں بھی کل ناظرین سے

اتفاق کرتا ہوں کہ ہر سال اگر کورس میں داخل کیا جائے تو
 پیرامتری طلباء کے لئے بہت مفید ہوگا۔ لہذا میں امید کرتا ہوں
 کہ عالیجناب جیلمر ناظم صاحب منظور فرما کر کورس میں داخل
 فرمائیں گا حکم نافذ فرمائیں گے اور مولف صاحب کی محنت و جانفشانی
 کو ممنون فرمائیں گے فقط احترام العباد الہی بخش پر وفیسر دارالعلوم کراچی
 یہہ حالات جو درج کتاب میں اکثر اشخاص ان سے واقف
 نہیں ہیں جس طرح دیگر مالک کے حالات سے لوگ واقف ہیں۔
 چین و تبت سے بہت کم واقف ہیں مولوی حافظ محمد عبد المجید
 وکیل ہائیکورٹ نے نہایت مفید حالات سے ناظرین کو
 واقف کیا جس کا ممنون ہونا لازم آتا ہے مولوی صاحب نے
 بے شک نہایت عرق ریزی سے حالات کو جمع کیا ہے ناظرین

طبقہ سے پہلا شکر گزار میں ہوں جس کی قدرتہ دل سے
 کرتا ہوں نقطہ سید جعفر حسین مجسٹریٹ درجہ اول
 کتاب ہذا موسومہ (سیرین) کو ابتدا سے انتہا تک میں نے
 دیکھنا قابل موصوف کی اعلیٰ قابلیت قانونی اور نظائر سرکارین میں
 جس قدر وسعت نظر حاصل ہے اویں کا تجربہ تو محکو تھا اسوجہ سے
 کہ ایک زمانہ دراز تک صاحب موصوف نے بے حد خرم
 و احتیاط اور تہاد و یانیت و لیاقت سے میرے اجلاس پر کام کیا
 اور ہر وقت صاحب موصوف کی قابلیت قانونی سے کافی مدد
 ملتی رہی مگر علم تاریخ میں وسعت نظر اور کافی معلومات کا علم اس
 کتاب کے دیکھنے سے ہوا۔ کتاب ثابت کرتی ہے کہ لائق موصوف
 کو نہ فقط قوانین و نظائر سرکارین ^{ہاں} پر کافی عبور ہے بلکہ دیگر

علوم میں ہی دستگاہ کافی حاصل ہے جو باعث مسرت خیال کیا جاتا
 ہے۔ اس کے قبل ہم اکتب قانونی موسوم بمصباح النظر
 و مفتاح النظر و اختصار النظر مال عمدہ لیاقت اور قابلیت
 اور نئے طرز و ترکیب سے تالیف کئے گئے ہیں جس کا نتیجہ
 ہوا کہ بلحاظ عمدگی و فوائد تالیف بکثرت اخبار وین میں قبول
 اخبار مشیر و کن ۱۵۴- اخبارات نے ریویو کیا۔ اور سب نے
 واقعی اور حقیقی قابلیت کا اعتراف کیا۔ کتاب مذکور بھی اسی کی تسخیر
 جو دیکھے گا وہ مولف کی دست معلومات کا معترف ہو گا عالمی انحصار
 مضامین جغرافی سے تو اور بھی معلومات کا درجہ بلند ہو گیا ہے
 اگر اس قسم کے کتب تعلیمات کے کورس میں داخل کئے جائیں تو بعد
 باعث فائدہ مندی ہے فقط حقیر غلام سید غفرانہ جمانٹ محبٹرٹ۔

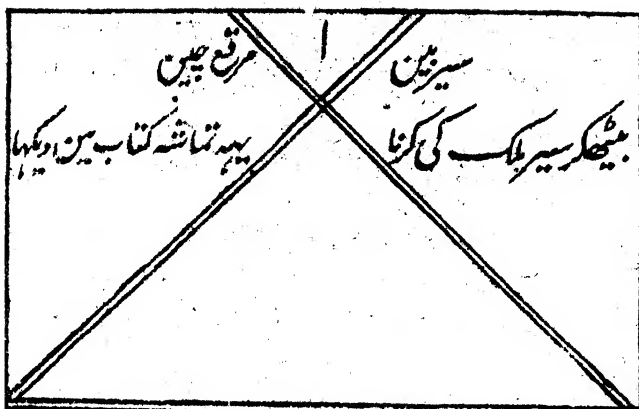
یہ رسالہ چند اوراق کا مختصر و جامع مفید مجموعہ ہے یہ
 مجموعہ ذی مولف کی وسعت معلومات علم تاریخ کا پتہ دیتا ہے
 جیسا کہ اکثرالیفات قانونی مولف محدود نے شہرت حاصل
 کی ہے اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ مجموعہ بھی اسی قدر مشہور
 و مشہور ہوگا جن اس کا ریویو پرچہ اخبار میں کروں گا اس وقت
 بغیر اس رائے کے ظاہر کئے ہوئے نہیں رہ سکتا کہ یہ مجموعہ
 تعلیمات کے کورس میں داخل کیا جائے تو قطع نظر طلباء کے
 ویکسی کے اون کی توسیع معلومات میں مدد رسان اور اون کی
 حق میں مدد رسان اور اون کے حق میں بہت مفید ثابت
 ہوگا۔ مولف موصوف کو چاہئے کہ جناب ناظم صاحب تعلیمات
 کے پاس بغرض مذکور قبل طبع پیش فرما دیں فقط محمد بشیر ڈیڑھ اخبار
 محمدیہ

قابل و لائق ناظرین نے کتاب ہذا کو دیکھ کر بہت
 پسند کیا۔ واقعی کتاب بھی اسی قابل ہے۔ ناظرین کتاب ہذا
 میں بہت سے حضرات ایسے ہیں کہ جو علم تاریخ و جغرافیہ کے
 ماہرین ہیں۔ میں نے بھی کتاب ہذا کو بغور دیکھا۔ لائق مولف صاحب
 کی علمی قابلیت قانونی تو مسلمہ ہے۔ چنانچہ ہم نے اور ہمارے
 سیکڑوں ہم اثر و ن لئے کتب قوانین مولفہ مولفہ مرحوم اشیا
 کار و بکثرت اخبارات میں کیا ہے۔ کتاب ہذا کے دیکھنے سے
 یہہ مان لیتا پڑتا ہے کہ قابلیت مولفہ غیر محدود ہے خصوصاً
 علم تاریخ میں بھی مہارت تامہ حاصل ہے۔ یہہ کتاب اس بل ہے
 کہ نصاب تعلیم میں شریک ہو کہ طلباء کے لئے ہم خزاہم ثواب کی
 مصداق و نیز طلباء کے لئے دلچسپی میں یکتا اور وسعت معلوم

میں یقیناً مدد و معاون ہوگی نقطہ امیر خزانہ ڈیڑھ اخبار نظامی۔
 میں نے کتاب ہذا کو بہت غور سے دیکھا اب تک تو ہم بھی
 سمجھے ہوئے تھے کہ قابل و لائق و مشہور مولف کتاب ہذا کی
 اعلیٰ قابلیت و سمیت نظر قوانین و نظائر سرکارین تک ہی
 محدود رہے اور اسی کا ثبوت بھی ہم کو ملتا تھا کہ متعدد کتب قوانین
 تالیف کردہ ذی علم مولف کا ریویو۔ بکثرت بکرات و ممرات
 اخبارات میں دیکھنے و سننے میں آیا تھا چنانچہ بقول اخبار شیر
 مطبوعہ ۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء نمبر ۱۴۰ و ۱۹۴ اخبارات میں
 قانونی کتب تالیف شدہ کا ریویو ہوا اور سب معترف
 قابلیت لائق مولف میں ہم زبان پائے گئے مگر کتاب ہذا
 دیکھنے کے بعد بلا خوف و تردید یہ کہنا پڑتا ہے کہ ذکی الطبع

کتاب ہذا

سیر بین بھی ذی علم مولف مجموعہ مفتاح النظائر
 و مصباح النظائر حیدرآباد یو یو (۱۹۴۷) اخبارات بین بلحاظ مجموعہ
 مفید عام و بکار آمد ملک کن و ممالک انڈیا وغیرہ ہونیکی وجہ سے ہوا و
 ہوتا رہتا ہے و اختصار النظائر مال جو بلحاظ اپنی خوبی و فوائد
 سرکاری ضرورتوں کے اعتبار سے سرکارین میں خرید کیا گیا و ضابطہ
 عثمانیہ جو بیادگار تشریف آوری نواب و سیراے بہادر قابل
 وکیل جہانے تالیف کیا اور جس بلحاظ فوائد کثیرہ شہرت تامہ حاصل کی
 اور سرکاری ضرورتوں کی نظر کرتے پیش پٹواری حکما خرید کیا پابند گوئی نہیں
 نہ کی الطبع لایق فریض کیل حسب مروج کی مولفہ جو حسین فوت و موت
 نظریہ دہمہ والی سرلیج الفہم مولف کا پتہ دیتی ہو جو قابل مرست ہے
 سخاوت حسین اوڈیٹر



ملک چین

اس کا رقبہ تخمیناً پچاس لاکھ میل مربع ہے اور مردم شماری
تخمیناً ساٹھ کروڑ کے قریب ہے اسکی وسعت ہندوستان سے
قریب قریب سہ چند کے اور مردم شماری قریب قریب دو چوبیس
ہے اور تمام دنیا میں جتنے آدمی ہیں تخمیناً اسکی ایک چوتھائی

صرف اس ملک میں ہیں۔ باقی تھیں تین حصہ تمام ملکوں میں
 مالک مشمولہ چین

مہا چین۔ تبت۔ تاتار۔ منگولیا۔ پنجوریا۔ کوریا۔
 اور چند چوٹے جزائر شامل ہیں۔ اس میں دو بڑے دریا
 ہیں جو گنگا سے دو چند لہنی ہیں جن میں ایک یا مکسی تبت
 گہرا اور چوڑا ہے کہ اس میں جہاز چلتے ہیں۔ آب و ہوا
 بالکل مثل ہندوستان کے ہے یعنی بعض جگہ نہایت سرد۔
 بعض نہایت گرم۔ جانور یہاں کے بھی بے دگوڑے ہندوستان
 کے جانوروں سے چوٹے ہوتے ہیں۔ جنگلی جانور بہت
 کم نظر آتے ہیں۔

پیداوار چین

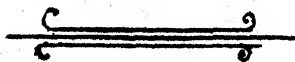
چانول - چائے - کچی - شہتوت - کافور - ناریل
ریل بھی تھوڑے زمانے سے جاری ہوئی ہے - تبت - تاتار
منگولیا وغیرہ ایسے زرخیز ملک نہیں ہیں اور یہاں کے
باشندے بھی وحشی اور جنگجو ہوتے ہیں ان کا پائے تخت
زیادہ دور ہوتے کی وجہ سے انتظام اچھا نہیں رہتا تھا -
اسی وجہ سے حال ہی میں خود مختار کر دیئے گئے تھے -

تہذیب چین

دنیا کے شروع سے یہ ملک اول درجہ کی ترقی پر ہے

اور جیسا پہلے تھا قریب قریب ویسا ہے بلکہ کچھ اضافہ کے ساتھ
 آج تک ہے سارے ملک میں ایک قوم اور ایک مذہب کے
 لوگ بستے ہیں باہر والوں کا دخل آج تک نہیں ہوا بڑی
 وسیع اور زبردست سلطنت ہے ہر قسم کی کلین اور کارخانہ
 ہمیشہ سے اس میں موجود ہیں۔ کرنسی نوٹ کا رواج یہاں تھینا
 چار پانچ ہزار برس سے ہے۔ وزٹ کارڈ پہلے اسی
 ملک میں ایجاد ہوا۔ چھاپہ کا کام ہزار دن سال سے یہاں
 جاری ہے۔ کئی نہریں آبپاشی کے واسطے بہت پرانی ہیں
 جن میں ایک چھ سو میل لمبی ہے دنیا میں سب سے
 بڑا باغ شہنشاہ چین کا ہے۔ نئی روشنی نے اس ملک پر بھی
 یہ ہوش رکھا ہے کہ شخصی سلطنت جا کر سلطنت جمہوری قائم ہوئی ہے

چین کے آدمی



یہاں کے باشندے بڑے عقلمند ہیں جنفاکش
 اس قدر ہوتے ہیں کہ ایک شخص دن بھر برابر کام کرتا اور
 کھڑا رہ سکتا ہے اور بالکل نہیں تھکتا۔ غور میں نہایت
 خوبصورت ہوتی ہیں۔ لباس کچھ لیڈیوں سے ملتا جلتا
 ہوتا ہے۔ مرد ایک گہیر دار پانچجامہ پہنتے ہیں اور
 ڈھیلہ کوٹ۔ نوکدار ٹوپی ہوتی ہے۔ مرد سر کے بال
 بالکل منڈواتے ہیں۔ مگر چوٹی ہندوؤں کی سی رکھتے
 ہیں۔ ڈاڑھی نہیں رکھتے۔ مگر مونچھیں بہت لمبی

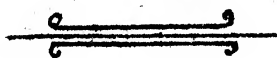
ہوتی ہیں۔ چوٹی کے کٹ جانے سے چینی لوگ مرجانا
 بہتر سمجھتے ہیں۔ بادشاہ کا لباس بالکل سادہ ہوتا ہے
 حکام گلے میں موتیوں کے مالے پہنتے ہیں۔ اور موسم
 سرما گرما کے کپڑے بدلنے کے واسطے تاریخین سرکار
 مقرر ہوتی ہیں۔

خوراک اہل چین

کتہ۔ بلی۔ سینڈک۔ وغیرہ کھا لیتے ہیں۔ ابابیل کا
 گھونسلہ بڑی قیمتی غذا سمجھتے ہیں۔ چانول کی شراب پیتے
 ہیں۔ انگریزوں کی طرح چہری کاٹنے کی جگہ لکڑی کی
 تیلی جلیان لیکراؤن سے کھانا کھاتے ہیں۔ گالی کا دوا

بالکل نہیں پیتے۔ بیاریون میں عورت کا رو وہ پلے نیکا
دستور ہے۔ کبھی تھنڈا پانی نہیں پیتے۔ ہمیشہ یا تو
گرم پیتے ہیں۔ یا چائے۔ بیمار بہت کم ہوتے ہیں۔
انیون کہانے کا بہت رواج ہے۔

چینی تکلف



سلام اور مزاج پر سی کے طریقے یہاں عجیب و
غریب ہیں کوئی ملاقاتی۔ جب اوٹھنا چاہتا ہے تو کہتا
کہ میں جناب کی ہدایت سنی کو پہر کسی روز حاضر ہوں گا
کوئی اجنبی جو مکان پر آجاوے وہ برابر بے کہہ کہانا
کہاتا ہے۔ خواہ کتنے ہی روز ٹھرے۔ کہنے کی ضرورت

اوس روز ہوتی ہے جبکہ اوس کو نہ کھانا منظور ہو۔

رسمیات چھین

پہلے مُردے کو دریا کے پانی سے غسل دیکر اوس کے
 منہ میں پیسہ ڈالتے ہیں۔ اور کچھ سونا و جواہر اتب بھی
 پہر اوس کو ریشمی کپڑا پہناتے ہیں۔ ساتوین روز رشتہ
 داروں کو۔ خبر پہونچاتے ہیں جو فوراً آتے ہیں۔ اور کچھ
 خوشبود نقدی لاتے ہیں۔ لاش ایک عرصہ تک مکان میں
 رکھی رہتی ہے۔ جب تک کہ پنڈت اوس کے واسطے
 کوئی مناسب جگہ دفن ہونے کی تجویز نہ کر دے روزمرہ
 اوس کو خوشبود ارد دھونی دی جاتی ہے۔ پہر کسی روز
 جنازہ

قبرستان میں لیجا کر دفن کیا جاتا ہے۔ چینی سب سے بڑا
 دہرم اس کو سمجھتا ہے کہ اپنے مانباپ کی اطاعت اور
 بزرگوں کی پوجا کریں۔ ہر گھر میں ایک تختی ٹنگی رہتی ہے
 جس پر تمام بزرگوں کے نام اور اون کے مرنے کی تاریخ
 لکھی رہتی ہے۔ اس کو گہروالے روز مرہ پوجتے ہیں۔

توید کار و اج بھی چین میں بہت ہے۔ شادی میں
 لڑکی والے سٹھان کچھ تحفے لیکر جاتے ہیں۔ تاریخ مقررہ
 پٹ نہیں سکتی۔ طلاق صرف عورت باج ہونے کی
 صورت میں دیکر دوسری شادی کر سکتے ہیں۔ داماد
 لڑکی کے باپ کو بہت زرخند بطور نذرانہ کے دیتا ہے
 بیوہ عورتوں کی شادی بار خانی میوب سمجھی جاتی ہے

جس چینی کے کوئی بیٹا نہ ہو اوس کو قرض نہیں مل سکتا
خواہ بیٹیاں کتنی ہی ہوں۔ کیونکہ بیٹی اپنے باپ کے
قرض کی ذمہ دار نہیں سمجھی جاتی۔ مگر بیٹا تین پشت تک
قرضہ ادا کرنے کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے

(نوٹ مولف) میری رائے میں اسی وجہ سے
چینی لوگ لڑکیوں کی قدر نہیں کرتے۔

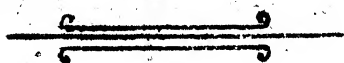
مذہب اہل چین

تین مذہب رائج ہیں۔ مگر ایک عجیب کیفیت کے
ساتھ یعنی ہر ایک شخص تینوں مذہب کا ایک ہی وقت
میں پابند رہتا ہے۔ پہلا کیتو مشن جو زیادہ تر پوٹیکل

معاملات سے متعلق ہے۔ دوسرا بدھ جو اخلاقی و روحانی سمجھا جاتا ہے۔ تیسرا ٹوزم جو نفس کشی سے متعلق کیا جاتا ہے۔ مگر ان سب میں زیادہ صریح علی الاعلان بدھ مذہب کے اصول پر عمل درآمد ہے۔ دیوتاؤں کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ مگر جب کوئی دیوتا کہنا نہ مانے بیٹے خوشامد سے بھی راضی نہ ہو اور مصیبت دور نہ کرے تو اوس کے مندر کو کسی سیعاد کے واسطے بند کر دیتی ہیں یا اوس کی مورت کو توڑ ڈالتے ہیں اگر بارش نہ ہو تو دیوتا کی مورت کو دھوپ میں بہاتے ہیں۔ ایک دیوتا مکانی ہوتا ہے۔ اوس کی مورت ہر ایک مکان میں رہتی ہے۔ اور اوس سے چینی لوگ

بہت ڈرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہر شخص کے اعمال دیکھ کر اون کی خیر اشد میان کو پہونچاتا ہے اس لئے اس کی روزمرہ پوجہ کرتے ہیں۔ اور اس کے سامنے کوئی برا کام نہیں کرتے۔

سلطنت چین و رواج



بڑی قدیم ہے۔ اور ہمیشہ سے تالیستہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا کے شروع سے پچاس ساٹھ ہزار سال تک دیوتاؤں نے حکومت کی۔ پہر چینی لوگوں نے مغرب سے آکر وہاں بودو باش کی جس کو سات آٹھ ہزار سال کا عرصہ ہوا۔ منگول ریوں۔ اور تاتاریوں نے

کئی فتوحات کئے اور اب تخمیناً چار پانچ ہزار سال
 ایک ہی خاندان میں راج ہے۔ بادشاہ سب کے
 جان و مال پر اختیار رکھتا ہے۔ اور دیوتاؤں سے
 بھی اوس کی عزت زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ بادشاہ کے درشن
 کرنے کی جرات بہت بڑی شکل سے ہوتی ہے۔ خواہ
 کتنا ہی بڑا آدمی اوس کے حضور میں جاوے کیسی ملزم کو
 سزا نہیں دی جاسکتی۔ جب تک کہ وہ خود جرم کا اقبال
 نہ کرے۔ مجرم کی گردن میں طوق پہنا کر باندھ دیتے ہیں
 یا پتھر میں بند کر دیتے ہیں۔ اور سزائے تازیانہ اسی
 مقام پر خلعت کے سامنے دی جاتی ہے جہاں جرم
 سرزد ہوا۔ قاتل کا سر کاٹا جاتا ہے۔ بے رحم و خوار

قاتل یا مانتا پ کے قاتل کو یہ منراوی جاتی ہے کہ سکو
 ایک رسی سے باندھ کر دوس کے جسم کو جا بجا کاٹ کر زخم
 کر دیتے ہیں اور وہ ٹپ ٹپ پ ٹپ کر مر جاتا ہے بعض
 مجرموں کو دن رات جگاتے رہتے ہیں مطلق سونے
 نہیں دیتے اس طرح اون کی زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں
 جیل خانے نہایت تنگ غلیظ اور وحشتناک الارض
 پر رہتے ہیں۔ چین کا روپیہ بیضاوی ہوتا ہے
 اور اوس کے بیچ میں ایک سوراخ اور دوسری میں
 پھر کر رکھتے ہیں۔

دفن منجانب مولف کے شریک تو بہت اچھا
 اس میں کرنے اور تلف ہونیکا اندیشہ نہیں۔

چین کی خاص باتیں

روسہ کا نام نہیں جانتے۔ شاہی حکیم اگر مرض کا شیک
 علاج یا تشخیص مرض نہ کر سکے تو ایک سال کی تنخواہ ضبط ہوتی
 ہے۔ اپیل کرنے پر عدالت ماتحت کا فیصلہ طے ہو تو
 حاکم ماتحت کو سزا دی جاتی ہے۔ جنازہ بڑی دھوم دھام
 نکالتے ہیں۔ عورتوں کے باہم شناسائی ہوا کی
 شادی باہم نہیں ہو سکتی۔ ملازم کو تنخواہ کے علاوہ منافع
 بھی کچھ حصہ ملتا ہے۔ اگر کسی کو کوئی ستاوے تو مظلوم
 ظالم کے دروازے پر جا کر اور پہانسی لگا کر خودی کر لیتا
 اور خیالی کرتا ہے کہ اس طرح سے ظالم کے کل خاندان کا

ستیاناس ہو جائے گا۔

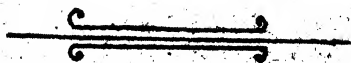
چدین کی خاص چیزیں

کافذ کی ڈور۔ لالٹین۔ فرش۔ کبل۔ پتکے۔
صندوق۔ چو کھٹے۔ ٹوپا۔ کوٹ وغیرہ نہایت مضبوط
ونفیس بنتی ہیں۔

کھیت کی جگہ تالاب

جسطرح زمیندار کھیت رکھتے ہیں اوس طرح عینی
لوگ تالاب اون میں مچھلیاں پالتے ہیں جن سے
اون کو بڑی قیمت حاصل ہوتی ہے۔ رنگین اور

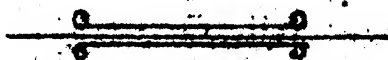
سنہری مچھلیاں چین سے آتی ہیں۔ اور مچھلیاں پکڑنے کا
 وہاں ایک عجیب طریقہ رائج ہے ایک قسم کا جگہ
 پالتے ہیں۔ جو مچھلیاں اون کے واسطے پکڑتا ہے۔
 اوس کے گلہ میں ایک چہلہ ڈالتے ہیں جس سے وہ خود
 مچھلیوں کو نہیں نکل سکتا۔ جب بہت سی اون کے
 پاس جمع کر دیتا ہے تب چہلہ نکال کر تھوڑی سی اوسکو
 کہلا دیتے ہیں اس لالچ سے وہ خدرت انجام دیتا ہی
 چینی لوگ بطخ بھی پالتے ہیں۔ جو مثل گائے بھینس
 باہر چرتی ہیں اور شام کو اگ کی سیٹی کی آواز سنکر اپنی
 گھر آ جاتے ہیں۔



چار اور ریشم

سب سے پہلے چین میں ہی پیدا ہوئی۔ پھر تمام
دنیا میں پھیلی۔ چین میں چار کے کہیت غلہ کی طرح ہر جگہ
بوسے جاتے ہیں۔ ہر شخص حقہ و پانی کی جگاس کا شوق
کرتا ہے۔ ریشم پہلے ویتیا پھر چین میں ہی سے جاتا تھا
اور کسی ملک میں نہیں پیدا ہوتا تھا۔ اس کی ترکیب
کسی کو معلوم تھی اس لئے ہر کیفیت تھی کہ چین کا قہر
غریب سے غریب کسان بھی (زرعیت کر کے) اور الہی
کپڑے پہنتا تھا۔ اور روم کا بادشاہ تک اپنی بیگم کو
اوس کی پوشاک بنوا نے میں پس و پیش کرتا تھا۔ محمود

۳۰۔ عرین اسکی ترکیب غیر ملک والون کو معلوم ہوئی
 چین میں اب بھی اس کا بڑا رواج ہے۔ ہر جگہ شہتوت کے درخت
 صرف ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے واسطے مخصوص ہیں
 چینی مٹی تو مشہور ہے۔ بہت نازک اور چمکی اور ہلکی موتی
 چین میں کی اشیاء انوکھی باتیں



بوڑھے آدمی گیند کہتے ہیں اور کنکوا (تنگ)
 اڑتے ہیں۔ اور بچے تماشے دیکھتے ہیں۔ تندستی
 میں حکیم کو تنخواہ دیتے ہیں۔ جب بیمار ہوتے ہیں تو
 تنخواہ بند کر دیتے ہیں۔ مرد لنگا کوٹ پہنتے ہیں۔ عورتیں
 جاکٹ پہنتے ہیں۔ اور چٹری ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ مرد کی

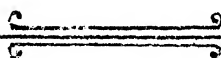
چوٹی لمبی اور لٹکتی رہتی ہے۔ اور عورتوں کی چوٹی بند
 ناخن کبھی نہیں کٹواتے۔ بلکہ چاندی میں منڈھوا لیتے ہیں
 بجائے مصافحہ کے ہاتھ ہلاتے ہیں۔ تعلیم کے لئے بجائے
 ٹوپی اوتارنے کے جوتا اوتارتے ہیں۔ کوٹ کے اوپر
 جاکٹ پہنتے ہیں۔ عورتیں مثل یورپین میڈیون کے
 بجائے کمر پتلی کرنے کے اپنا پاؤں چوٹا کرتی ہیں۔ کتابیں
 الماری میں لٹکا کر رکھتی ہیں۔ قلم کی جگہ برخس دعوات
 کی جگہ ٹکیہ سیاہی کی استعمال کرتے ہیں۔ سفید پوشاک
 پر ہنسا ماتم کی نشانی ہے۔ بائیں ہاتھ کی زیادہ عزت کرتے
 ہیں۔ چوروں و بدعاشوں کو دھوں بجا کر کپڑے میں
 چاندنی رات میں لالٹین لیکر چلتے ہیں۔ کھانا ہاتھ سے

نہیں کہاتے ہاتھی دانت یا چاندی سونے کی سلیا یوں
 سے کہاتے ہیں۔ ٹوپی مردوں کی اتنی چوڑی کہ بایش
 وہ ہو پین چہتری کا کام دیتی ہے زر درنگ کا کپڑا
 سوائے شہزادوں کے کوئی نہیں پہن سکتا۔ سب سے کم
 عزت سپاہی کی۔ سوداگر سے زیادہ عزت کاشتکاروں
 کی کرتے ہیں۔ بادشاہ کے مرنے پر تین ماہ و سس مہم تمام
 ملک میں کوئی کام خوشی کا نہیں ہو سکتا۔ حاکم فوجداری جب باہر
 نکلتے ہیں تو ان کے ساتھ جلاوطنانہ برادر آگے چلتے ہیں۔
 راستہ میں جس کی سیکر بکا کام کرتے دیکھتے ہیں اوسے جگہ سزا
 دیتے ہیں۔ قانون وہاں کا گائوڈالون کو زبانی یاد رہتا ہی
 ملاقاتی کرہ کا دروازہ گول رہتا ہے ہاتھی دانت کے جالیہ

گوئے ایک کے اندر ایک تراشتے ہیں۔

دلوٹ مولف) یہ بہت حیرت انگیز اور مشکل کام
چین میں کوئی کار نگراں اس وقت تک استاد نہیں
سمجھا جاتا جب تک کہ ایک روپیہ کی چیز پر کام کر کے
اس کو سو روپیہ کا نہ بنا سکے۔

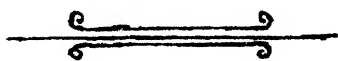
جائبات چین



ایک ڈکشنری کی کتاب چینی زبان میں اتنی بڑی ہے کہ
پانچ ہزار میں جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ اس ایک کتاب کی
قیمت بیان کیا جاتا ہے کہ بیس ہزار روپیہ ہے۔ کہا جاتا
ہے کہ یہ کتاب چالیس برس میں تیار ہوئی تھی۔ تمام علوم کا

اس میں مفصل بیان ہے۔ اور تین ہزار سال کا اس میں
 حال درج ہے۔ ایک بد مذہب کا مینار ٹوٹنے لگا اور پھا
 بالکل چینی ٹھی کا نہایت ہلکا و مضبوط بنا ہوا۔ نہایت
 نفیس بیل بوٹے رنگ برنگ کے۔ اور جالیان کٹی ہوئی
 بین کیا جاتا ہے کہ بیس سال میں تکرار ہوا تھا۔
 کہا جاتا ہے کہ اس میں اسی لاکھ روپیہ لگاتھا ۵۶ء
 میں باغیوں نے مسمار کر دیا۔

دیوار چین



دنیا بہر میں سب سے بڑی دیوار ہے یہ تیرہ سو
 میل لمبی ہے۔ اور سات گز بلند اتنی چوڑی ہے کہ چھ

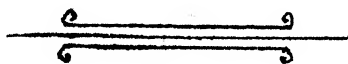
سوار برابر چل سکتے ہیں سوگز کے فاصلہ پر ہر جگہ
 برج بنے ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ تاتاریوں کا حملہ
 روکنے کے لئے بنائے گئے تھے۔

چینی گاڑی و شرک

تمام ملک میں شرکون کا نام ہی نہیں صرف مہین
 میں چند شاہی شکرین ہیں۔ مگر ان کی بھی حالت اچھی
 نہیں۔ اس واسطے دور کا سفر اکثر کشتیوں میں بیٹھ کر
 ہوتا ہے۔ امیر لوگ پالکیوں میں سوار ہو کر نکلتے ہیں
 بار برداری کے لئے ایک عجیب قسم کا ٹھیلہ استعمال میں
 آتا ہے جس کو ایک آدمی کھینچتا ہے۔ اور دوسرا بچے
 دھکا دیتا ہے۔ اس میں صرف ایک پھیپچہ میں ہوتا ہے

اور اوس کے اوپر مثل جہاز بادبان لگا ہوتا ہے اس کی
وجہ سے بہت تیز چلتا ہے اور بہت بوجہ لیا سکتا ہے۔

کاشتکاری



۱ طرف یہاں سب سے زیادہ توجہ ہے۔ سرکاری ناگاری
پیداوار کا دسواں حصہ مقرر ہے۔ ہل (ناگر) نرالے
ڈھنک کا ہوتا ہے اور اوس میں بھینہ جوڑ کر چلایا جاتا
ہے۔ اس ملک میں کہاں دایرو کی اس قدر قدر ہے کہ
پانچاڑ صاف کرنے کی اجرت ہنگی (خاکروب) کو کچھ
نہیں دیکھتی بلکہ اوٹے اوس سے کچھ قیمت لی جاتی ہے
ہر سال ایک مقررہ تہوار کے دن شہنشاہ خود اپنے

ہل چلانے کی رسم ادا کرتا ہے۔ محصول انکم ٹیکس وغیرہ
نہایت قلیل مقدار میں لیا جاتا ہے۔

مکانات چین

اس ملک میں قدیم زمانہ کے عظیم الشان عمارات
بالکل نہیں بہان کے مکانات کی چھت دو لون طرف
ڈھلوان مثل چہپر کے ہوتی ہے۔ اور اکثر بجائے
دیواروں کے لکڑی کے ستون ہوتے ہیں۔ امیر و نیک
مکانات کے گرد بڑی دیواریں ہوتی ہیں۔ مکانات کے
ساتھ اکثر و بیشتر باغیچہ ہوتے ہیں۔

رواج مخصوصہ

چینی لوگ عورتوں کے پاؤں بہت چوڑے کرنا
 خوبصورتی سمجھتے ہیں۔ جب شادی کی بات چیت ہوتی
 تو پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ لڑکی کا پاؤں کتنا چوڑا ہے
 اگر لڑکی کا پاؤں بڑا ہو تو کہتے ہیں کہ اسکی مان بڑی پوس^ط
 تھی۔ نر عورتوں کے پاؤں اس قدر چوڑے ہو^ط
 ہیں کہ وہ بیچارے بے جا سہارے چل نہیں سکتے شیشو
 لڑکیوں کے پاؤں کپڑے سے خوب لپٹ کر پہن سوجھ
 تیل کا سخت جوتا پہنا دیتے ہیں جسکی وجہ سے پاؤں
 بہت بڑھتا اور پھسلتا نہیں ہو۔ کہا جاتا ہے کہ اس عمل
 سے بیحد تکلیف ہوتی ہے مگر سارے ملک کا رواج
 ہے۔ اس واسطے کہ یکویر واہ نہیں -

دفٹ) اگر آئندہ وقت ملا تو پہر دوسرے حصے میں
اس ملک کی اور کچھ کیفیت درج کیجائیگی۔ جو قابل دیدہ ہے

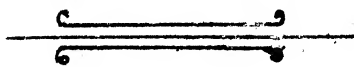
جاپان

یہ چند چھوٹے ٹاپو و نکا مجموعہ چین کے مشرق میں ہے،
اس ذرا سی ملک کے لوگوں نے بہت تھوڑے زمانہ میں
استقدر ترقی کی ہے کہ اب دنیا کے بڑے بہاری
سلطنتوں میں شمار ہوتا ہے پندرہ سولہ برس پہلے
کہ جب اس نے چین کی زیر دست سلطنت کو شکست
دیکر ملک کو ریافت کر لیا تھا اب یہ امریکہ کی عظیم الشان
سلطنت سے دو چار ملتا ہے کہ نیکو کم نہیں چن تو یہ ہے

کہ اگر اس کا عروج یوں ہی رہا تو کسی روز آئندہ تمام
 دنیا میں سب سے بڑی زبردست سلطنت اس
 ملک کی ہوگی جس طرح مغرب میں انگلستان کا ٹاپو
 دنیا کے ایک وسیع حصہ کا مالک اور بڑا زبردست
 ومان رو اخیال کیا جاتا ہے اسی طرح مشرق میں جاپان
 کہان ایک وحشیوں کا جنگل غیر آباد چھوٹا سا راج تھا
 کہان اب بڑے شہنشاہوں کے ہم پلہ ہے اور
 سیاہ پیفید پر اختیار رکھتا ہے۔ یہ سب وہاں کے
 باشندوں کی اولو لغری و عقلمندی کا نتیجہ ہے جس کا
 مختصر حال اب ہم بیان کرتے ہیں۔
 اس کے چار ٹاپو ہیں جن کا رقبہ ملکر تخمیناً صوبہ مدراس

برابر ہے۔ آبادی تخمیناً چار پانچ کروڑ کے قریب ہے
 اس میں اور صد ہا چھوٹے چھوٹے آتشخیزیوں کے
 کوچوں کو کر وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ملک پہاڑی ہے
 ہر جگہ بلند آتش فشان پہاڑ ہیں ندیاں ہیں تو کم جویں
 وہ بھی بہت چھوٹی۔ کہا جاتا ہے کہ دارالسلطنت شہر
 کیونٹو میں ہے۔ ہر جگہ اس میں قدرتی خوشنما منظر قابل
 سیر مقامات اور خوبصورت عمارات و دستکاری کے
 چیزیں ایسی ہیں کہ اکثر ملک کے لوگ اس کی سیر کو جایا
 کرتے ہیں۔

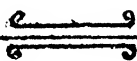
عجائبات جاپان



دنیا میں کسی جگہ آنی گرم چشمی نہیں۔ سیکڑوں
 چشموں کا پانی نہایت گرم۔ اوبلتا ہوا بقول شخصیکہ
 چالزل ڈالنے سے یک جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ بہت
 چشمہ ایسے ہیں کہ اس میں نہاتے سے بخار جدام و
 دیگر امراض کے بیمار بالکل چنگے (صحت یاب) ہو جاتے
 ہیں۔ دنیا میں سب سے بڑی آتش نشان پہاڑ بھی
 اسی ملک میں ہیں۔ بعض میں سے تو دن رات برابر
 آگ و پتھر نکلا کرتے ہیں۔ جن کی روشنی رات کو
 سمندر میں خوب چمکا کرتی ہے۔ زلزلہ روزمرہ
 آتا ہے۔ برسات میں ندیاں اکثر آنی زور سے
 امنڈتی ہیں (آتی ہیں) کہ سیکڑوں گاؤں پہاڑ لجاتی

ہین موسم گرما میں آندھیاں و طوفان بھی غصہ کے
آتے ہیں اس کے کنارہ سمندر چاروں طرف نہایت
عمیق ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک یا
ایک پہاڑ ہے کہ جو سمندر کی سطح میں نکلا کر کھڑا ہوا ہے

آومی



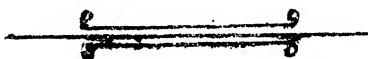
جاپان کے چینی نسل کے ہین۔ نہایت خوبصورت
مضبوط زرد رنگ کے چہرہ پر بال بہت کم سر بڑا
لبنی کرت دھوٹا۔ عورتیں بہت چھوٹے قد کی ہوتی ہیں
اور نہایت حسین اون کی آواز نہایت شیریں اور
دل فریب۔ عادتیں ان عورتوں میں ہوتی ہیں۔ یہ۔

جلد جوان ہو کر بڑھے ہو جاتی ہیں۔ چوٹی کے بال
ایڑی تک بگنے رکھتے ہیں۔

ایک قسم کے خشکی آدمی بھی ہوتے ہیں۔ (جو اس
ملک میں پہلے سے آباد تھے) ان کے تمام جسم پر بال
بکثرت ہوتے ہیں۔ یہوین ملی ہوئیں۔ جسم پر نیلا
گدواتے ہیں۔ خشک لوہیں رہتی ہیں۔ اور شکار پر
گزر کرتے ہیں نہاتے کبھی نہیں۔ بڑے سیدھے اور
ایماندار ہوتے ہیں۔ بتوں کی پرستش کرتے ہیں
بالکل ناخواندہ ہوتے ہیں۔ اصلی یعنی مذہب جاپانی
ان کو اپنے غلام کے برابر سمجھتے ہیں۔ جاپانی لوگ
اپنے تین دیوتاؤں کی اولاد بتاتے ہیں۔ اور

سو بچ نبیہ و چند رہنسی خاندانوں میں منقسم ہیں۔
 ہندوؤں کے آغاز کا حال مثل ہندوؤں کے بیان کرتے ہیں
 بیان کیا جاتا ہے کہ اُن کی تواریخ میں لکھا ہے
 کہ آج سے دو ہزار پانسو برس پیشتر اس ملک میں سوج
 دیوتا کا بیٹا آکر تخت نشین ہوا اور اس وقت سے برابر
 اوس خاندان میں راج چلا آتا ہے۔ جا بان میں
 بھی ہندوؤں کی سی ذات برادری ہوتی ہے۔ چتری
 لوگ۔ سب سے اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔ تجارت کے
 پیشہ کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ رٹھیاں صرف گائے کا پیشہ

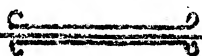
عاد است



عورتیں زیور بالکل نہیں پہنتیں۔ مگر جوڑی میں
 جواہرات یا دیگر شیاؤں سے تہمتی گوند لیتی ہیں۔ مہنت
 عورتیں سفید صابون پوت لیتی ہیں۔ اور ہونٹوں پر
 سرخ۔ گہرے باہر سر برہنہ نکلتے ہیں۔ انگریزوں کی
 غج پھری کاٹا تو نہیں مگر لکڑیوں کی دو کھچپوں سے
 کھانا نہایت پھرتی سے کھاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو
 گوشت و شراب سے قطعی پرہیز رہتا ہے۔ دودھ
 پینا بالکل نہیں جانتے۔ دن میں تین دفعہ کھانا کھاتے
 ہیں۔ آئے دن دروزمرہ گرم پانی سے غسل کرتے
 ہیں۔ بالوں میں چار کا تیل ڈالتے ہیں۔ ہاتھ میں
 اکثر ایک گول نپکھا رہتا ہے۔ چرٹ و قلم عورتوں

بھی ہر وقت سات رکھتے ہیں۔ نرم کاغذ کا رومال
 ہوتا ہے اوس سے مونہہ پونچھتے ہیں اور وقت
 ضرورت اوس پر چٹھی لکھ لیتے ہیں۔ تھنڈے
 پانی سے ہنا نار یا ضت سمجھا جاتا ہے۔ مرد عورت
 ننگے مادر زاد ہو کر ایک ہی جگہ نہاتے ہیں نہ کچھ
 شرم کرتے ہیں۔ نہ کچھ بری نگاہ سے کسی کو دیکھتے ہیں
 قسم کہی نہیں کہاتے۔ بلکہ ادسکی جگہ صرف مسکرا کر چہ
 رہتی ہیں۔ بڑے کہلاڑی ہوتے ہیں۔ اور پہول
 اتنے شوقین کہ دنیا میں کوئی قوم نہیں۔ کہیل کی یہ
 کیفیت کہ مزدور بھی دن میں دو ایک بازی شطرنج
 یا چوبیس کہیل لیتا ہے۔

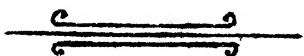
رسمیات



بچے کے پیرا ہونے کے بعد ساتویں دن نام رکھا جاتا ہے۔ ایک ماہ بعد سر موڈن ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے تیسرے مہینہ کی تیسری تاریخ کو لڑکیوں کا تہوار ہوتا ہے۔ اور پانچویں مہینے کی پانچویں تاریخ کو لڑکوں کا ان دونوں تہواروں میں ہر جگہ بڑے میلے منائے ہوتے ہیں۔ لڑکا پانچویں سال کی چٹے مہینے کی چٹنی تاریخ کو مدرسہ میں پڑھنے بٹھایا جاتا ہے بچے اپنے والدین کا بڑا ادب کرتے ہیں۔ جب کہیں جانا آتے ہیں تو زمین پر ماتھا رکھ کر سلام کرتے ہیں

لاش کو ۴ گھنٹہ کے بعد ایک سفید لکڑی کے
 صندوق میں بٹھا کر رکھتے ہیں اوس کے سر ہاتے
 ایک تکیہ اور چار کانڈل رکھ دیتے ہیں۔ بچوں کے
 نام و ریا۔ پہاڑ۔ پہول وغیرہ کے نام پر رکھے جاتے
 ہیں۔ شادی سولہ برس کی عمر میں کی جاتی ہے
 لڑکا لڑکی کی پہلی بات چیت کر اسے رضا مندی
 لیتے ہیں۔ جوڑا ملانے والا ایک شخص رشتہ دار
 ہوتا ہے۔ وہی عمر پہر بیان بی بی کے جگڑے طے کیا
 کرتا ہے۔ عورت مرد کی لونڈی سمجھی جاتی ہے۔ تاہم اوس کے
 گھر میں اوس کی بڑی عزت ہوتی ہے۔ طلاق کلراج
 بہت کم ہے۔ شادی کی اطلاع سرکاری افسر دیکھائی

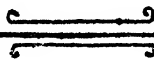
لٹکی شادی کے بعد اپنی مان کے گھر کبھی نہیں جاتی۔
مکانات



ایک منزلہ لکڑی کے ہوتے ہیں۔ اس لئے لگائے
 دن : لزلہ آتا ہے۔ دیواریں نہیں ہوتیں۔ چلہ دن
 طرف ستون ہوتے ہیں۔ کیواڑے ایسے لگاتے ہیں
 کہ تہہ ہو کر کچن میں بند ہو جاتے ہیں اور وقت ضرورت
 چاروں طرف لگائے جاتے ہیں۔ کاغذ کے پردے
 دروازوں پر پڑے رہتے ہیں۔ اور وقت ضرورت
 انہیں پردوں کو پیچ میں لگا کر علیحدہ علیحدہ کمرے بنا
 لیتے ہیں۔ فرش کی جگہ موٹی چٹائیاں بچھاتے ہیں یہ

چٹائیاں دو گز یعنی ایک گز چوڑی ہوتی ہیں۔ انہیں
 کے حساب سے ہر ایک مکان بنتا ہے۔ جاپان کے
 تمام مکان ایک نقشہ کے ہوتے ہیں۔ کوئی دس چٹائی
 کا۔ کوئی پچاس۔ کوئی سو چٹائی کا۔ مکان کے ساتھ
 کسی قدر باغیچہ ہونا لازمی ہے نہ میز نہ کرسی نہ تلخچہ
 آدمی چٹائی کے فرش پر بیٹھتے ہیں۔ چار پائے نہیں
 ہوتے۔ کیونکہ فرش پر سوتے ہیں۔ لکڑی کا تکیہ سر ہانگ
 رکھتے ہیں۔ بغیر آگ کے انگٹھی کے ایک دم گزر
 نہیں ہوتا۔ ہمیشہ اسطرح بیٹھتے ہیں جس طرح مسلمان نماز
 کو بیٹھتے ہیں۔ پوجہ کرنے کا کردہ ہر مکان میں علیحدہ
 ہوتا ہے۔

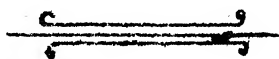
زبان۔



جاپانی زبان ہے تو علمیہ۔ مگر اوس میں چینی زبان کے الفاظ بہت ہیں۔ تاہم ان دو لڑائیوں میں اتنا فرق ہے کہ چینی و جاپانی باہم گفتگو نہیں کر سکتے۔
 الف۔ ب۔ سنکرت کے مطابق ہوتی ہے۔
 بیان کیا جاتا ہے کہ تخمیناً ۱۴۰۰ء میں جاری ہوئی تھی۔ لکھنے کا طرز مثل چینیوں کے ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پہلا اخبار ۱۸۵۰ء میں ایک انگریز نے جاری کیا تھا۔ اوس کے بعد تخمیناً اٹھارہ برس کے اندر ۶۵ اخبار جاری ہو گئے۔ جاپانی لوگ فلاسفی و قانون وغیرہ

کے اتنے شوقین نہیں ہیں۔ جتنے قصے و شاعری کے۔
 مختصر یہ کہ بڑے زندہ دل مذاق کے لوگ ہیں۔
 کہا جاتا ہے کہ سرکاری کتب خانہ میں ہر قسم کی کتابیں
 دو لاکھ کے قریب ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تخمیناً
 ۲۸ ہزار کے قریب مدرسے اس ذرا سے ٹاپو میں ہیں
 جن میں یورپ و امریکہ کے استاد پڑھاتے ہیں۔
 مردوں کے برابر عورتوں کی تعلیم بھی ہوتی ہے۔
 طالب علم بڑے ذہین ہوتے ہیں۔ ایسے ایسے سوال
 کرتے ہیں کہ استاد دنگ رہ جاتے ہیں۔ وہاں کے
 باشندے ہر ایک بات کو بہت جلد اور مختصر
 طور سے سیکھ لیتا چاہتے ہیں۔

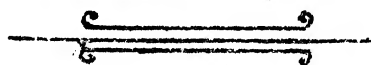
مذہب



عام طور پر بد مذہب کے لوگ ہین کہلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے ایک مذہب اور تھا جس کے ماننے والے اب بہت تھوڑے ہین۔ اس میں سورج کی پوجا ہوتی ہے۔ مندر میں کوئی مورت نہیں رکھی جاتی۔ دروازہ میں ایک گھنٹہ لٹکا رہتا ہے جس کو پوجتے والا ہلا کر بجاتا ہے۔ اور ایک دو پیسہ مندر میں چھڑا کر صرف ہاتھ جوڑ کر فارغ ہو جاتا ہے۔ بت کی مورت شہر کالج کور این ساڑھے بارہ ہزار من وزنی ۲۱ گز بلند ہشت دہات کی بنی ہوئی ایک پتھر کے

وسیع چہ ترہ پر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تختیاں ۱۰۷ سو
 برس کی پرانی ہے۔ یہہ مورت اتنی بڑی ہے کہ
 اس کے پیٹ میں ایک مندر بنا ہوا ہے۔ جس پر
 پوجاری لوگ بیٹھ کر پوجا کرتے ہیں۔

گورنمنٹ



بادشاہ سکھاؤ کہلاتا ہے۔ اور دیوتاؤں کے
 خاندان ہیں ہونے کی وجہ سے اس کی بڑی بہاری
 عزت ہوتی ہے۔ کشتی شخص کی مجال نہیں کہ بے ادبی کا
 دل میں خیال بھی کر سکے۔ یہہ کسی کے سامنے نہیں نکلتا
 ایک محل کے اندر بند رہتا ہے۔

صرف اپنی رانی اور وزیروں سے ملاقات کرتا ہے
 اگر کبھی اس کی سواری نکلتی ہے تو رتہ میں بیٹھ کر
 پر وہ ڈال کر بیٹھا ہوا چلتا ہے۔ خالی زمین پر
 کبھی پاؤں نہیں رکھتا۔ کسی کیڑے کو دوبارہ نہیں
 پہنستا۔ نہ کسی برتن وغیرہ کو دوبارہ استعمال کرتا ہے
 ہر چیز اس کے استعمال کے بعد جلا دی جاتی ہے
 سوائے سرداروں کے کوئی شخص شہر کے اندر گھوڑ
 پر سوار ہو کر داخل نہیں ہو سکتا۔ استعمال لباس
 اور ادائے رسمیات میں بھی سرکاری قانون پر
 عمل ہوتا ہے۔

(نوٹ منجانب مولف) مجھے یاد پڑتا ہے کہ کسی اخبار میں

میں نے دیکھا تھا کہ ننگے ہنارنے کے اور نیلا گدوانے کی
اور عورتوں کی ہونٹیں سنڈائی کی رسیں سرکاری حکم سے
موقوف کر دی گئیں۔

فرنگیوں کا دخل

تخمیناً چھ سو برس ہوئے جب ایک فرنگی سیاح کو
ٹھاپو میں آیا تو اس نے باشندے بہت شایستہ پاک
اور سونا افراط سے دیکھا تقریباً ۱۵۵۲ء میں پہلا
پرتگیزی جہاز یہاں پہنچا۔ اس کے بعد ڈچ اسپانیہ
والے پہنچے۔ ان کو گون کو صرف ایک شہر میں
رہنے کی اجازت ہوئی۔ یہ شہر چارون طرف سمندر

گہرا تھا۔ صرف ایک طرف کسی قدر لمبے کے ملا ہوا تھا
 اس کے دو واڑہ پر جنگی کارڈ رہتا تھا تاکہ کوئی
 پروسیسی کی وقت لمبے کے اندر داخل نہ ہو چینی لوگ
 بھی پروسیسیوں میں شمار ہوتے تھے۔ اندازاً ۱۸۵۳ء
 میں امریکہ کے ممالک متوسط کے پرنیڈنٹ کے طرف سے
 ایک سفیر خط لکھ آیا اور تقریباً ۱۸۵۴ء میں دوبارہ
 اس نے آگریلی وٹار برقی چلائی۔ تخمیناً ۱۸۵۵ء
 میں انگریزوں کے طرف سے لارڈ ہلمن گئے اس
 زمانہ میں پروسیسیوں کے واسطے کئی شہر متقرر کر دیے
 گئے۔ جب پروسیسیوں سے کام پڑا تو ان کی زبان
 سیکھنے کی ضرورت پڑی۔ اس لئے ایک کالج قائم ہوا

جس کا نام وحشیوں کی تحریر جان نیکار مقام رکھا گیا۔
 جاپان والوں کی ترقی

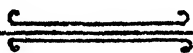
جب فرنگیوں سے زیادہ کام پڑا اور عقل مند
 جاپانیوں نے دیکھا کہ یہ ہم سے بھی کچھ زیادہ عقل مند
 اور بڑے زبردست ہیں۔ ان کے پاس ریل تار برقی
 اور توپ ہے تو انہوں نے سمجھا کہ اب دیر کر نیکا
 موقع نہیں ہے۔ لہذا عجلہ بہت سے طالب علم ^{دلائی}
 تحصیل علم کے واسطے بھیجائے اور ہر قسم کے کارخانہ
 اپنے یہاں جاری کر دیے۔ جو بات نئی دیکھی وہ سیکھی
 یہ امر بھی قابل تذکرہ ہے کہ پہلے جاپان میں دو بادشاہ

ہوتے تھے ایک سکاڈو (مذہبی) دوسرا شوگن (فوجی
 و ملکی) وہاں کے مدبروں نے باہم متفق ہو کر شوگن کو
 عرضی دی کہ آپ کل اختیارات سلطنت اصلی بادشاہ کو
 واپس دیدیں جس کا رعیت پر بڑا رعب ہے۔ شوگن نے
 جواب دیا کہ گویہ عہدہ و اختیارات میرے موروثی
 ہیں۔ مگر ملک کی بہتری کی خاطر سے میں خوشی سے
 چھوڑتا ہوں۔ پھر سکاڈو سے عرض کیا گیا کہ آپ پردہ
 باہر نکال کر سلطنت کا انتظام کیجئے ورنہ فرنگیوں کے
 مقابلہ میں خیر نہیں ہے۔ اسکو سکاڈو نے منظر کیا
 وہاں چوٹی چوٹی ریاستیں بکثرت تھیں۔ جن کے
 پاس بہت بڑے خزانے اور فوجیں رہتی تھیں۔

اور بادشاہی خزانہ اور فوجیں بمقابلہ اون کے کچھ
 نہ تھیں بوقت ضرورت اون سے خدمت لی جاتی
 تھی۔ اگر کوئی غنیم چھڑتا تو بہت بڑا اندیشہ تھا۔ اس
 بادشاہ نے سب ریاستوں سے درخواست کی کہ
 وہ اپنی فوج اور خزانہ بادشاہ کے حوالہ کر دیں۔ اور
 بادشاہ سے تنخواہیں مقرر کرالیں تاکہ ساتھ پانچ کے
 بجائے ایک ہی مستحکم سلطنت قائم ہو جائے۔ اس فرما
 پہونچتے ہی ایک ہی تاج میں تمام رئیسوں نے اپنا
 استعفا لکھ دیا اور خزانوں کی کھنیاں و فوج لیکر
 دربار میں حاضر ہوئے۔ اور تنخواہ لینا قبول کیا
 (فوٹہ منجانب مواف) واقعی بڑی ہمت کا کام کیا

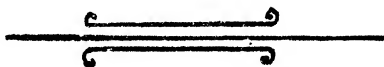
اسکی مثال تمام دنیا کی تواریخ میں شاید ہی ملے کہ کسی نے
 ملک کے فائدہ کے واسطے اپنا جان و مال نذر کیا ہو
 یہی وجہ تھی کہ جاپانیوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں
 اس قدر ترقی کر لی۔

پیداوار و دستکاری جاپان۔



یہاں جیسے باشندے عقیل ہیں ویسے ہی کارآمد
 چیزیں بھی خدا نے پیدا کئے ہیں۔ لوہے اور کوئلہ کی
 کانیں بکثرت ہیں۔ تمام ملک پہاڑی اور سرد ہے آٹھواں
 حصہ زمین مزدور ہے۔ اس لئے غلہ و پھل ضرورت سے
 زیادہ پیدا نہیں ہوتا۔ شیر بہیڑیہ کا نام نہیں۔ بندہ

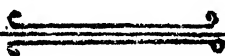
اور یہ کچھ بہت ہوتے ہیں۔ گدہ باہر بیکری کا کوئی نام
 نہیں جانتا۔ ہاں سارکس و سگے بھی بہت ہوتے ہیں
 ریشم کا کثیر بہت پالا جاتا ہے۔ دارنٹس کا کام یہاں
 وٹیا بہرے نرالا اور عورہ ہوتا ہے۔ اور مسوری و
 چینی مٹی و دھات وغیرہ کا کام بھی عمدہ ہوتا ہے۔ ایک
 طلسمی شیشہ یہاں کا نہایت مشہور ہے۔ اس شیشہ
 پر جو نقش ہوتے ہیں وہ سامنے کی دیوار پر ہو ہو نظر
 آتے ہیں۔ جا پانی بچے پتنگ لٹو گیند کے بڑے شوقین
 ہوتے ہیں۔ تاش کا کھیل ایک نئے قسم کا کہلاتے ہیں
 تار ڈھول بجانے کے بہت شوقین ہیں۔



جاپان کی مزے دار باتیں

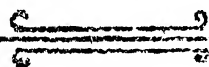
قانوناً ہر ملازم کی پیشانی پر اس کا پیشہ اور آقا کا نام اور ہر بچے کے کپڑے پر اس کے والدین کا نام و پتہ لکھا ہوتا ہے آبادی یہاں کی تخمیناً تین چار کڑوڑ ہے۔ جو زمین سال بہر تک تنجریں سے خالی رہتی ہے وہ سرکار میں ضبط ہو جاتی ہے۔ یہیں کی نوکدار ٹوپی پہنتے ہیں۔ مکان میں اسباب کم اور صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ جہاں لڑکے نے ہوش سنبھالا بائچے گھر بار سپرد کیا۔

ملک کو ریا



جزیرہ نما چین کے مشرق میں یہ ملک ہے تو بہت
 چوڑا۔ مگر نہایت سبز گلزار۔ پہلے اس ملک میں غیر ملک
 والا کوئی جانے نہیں پاتا تھا۔ تقریباً ۱۸۸۳ء میں
 وہاں کارہستہ کہلا۔ یہاں کاراجہ علیحدہ تھا۔ مگر
 چین والوں کا ماتحت سمجھا جاتا تھا۔

باشندے



یہاں کے آدمیوں کی شکل مثل جاپانیوں کے
 ہوتی ہے۔ تحریر چینی خط میں کرتے ہیں۔ آدمی یہاں

تہایت مضبوط قدا اور جوان ہوتے ہیں۔ رنگ گورا
 سید ہے اور نیک نخت مگر شراب خواری کی کثرت
 اور تبا کو چنے کا ہر شخص ایسا عادی ہے کہ اگر بیاہوی
 سے بھی کام کرتا ہو گا تو بھی ایک ماہہ بہر کا حقہ ضرور
 رکھے گا۔ ایسا واسطے وہاں کے پانچ آدمی اتنا کام نہیں
 کرتے جتنے دوسرے ملک کا ایک آدمی بڑے صابر اور
 بے پروا ہوتے ہیں۔ مکان کے اندر سیدائے
 چٹائی لکڑی کا تکیہ اور پردہ کے اور کچھ سامان
 عیش کا نہیں رکھتے۔ بظاہر یہی وجہ ہے کہ کوئی
 روپیہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نہ اسے
 جمع کرنے کی اون لوگوں کو اگر کچھ فکر ہوتی ہے تو

موسم سرما کے واسطے سرمایہ جمع کرنے کی اس ملک میں
 کوئی قرض بھی نہیں لیتا۔ تجارت بھی بہت کم ہے
 کیونکہ ان کو کسی چیز کے خریدنے کی خواہش ہے
 اور نہ بیچنے کی ضرورت۔ ایسے سادہ مزاج ہیں کہ
 اگر کسی شخص کے پاس روپیہ ہو تو وہ سرکار میں جمع
 کر دیتا ہے۔

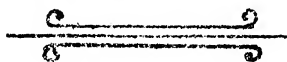
رسم و رواج

دن بھر عورتیں مکانات میں بند رہتی ہیں۔ مرد
 باہر کاروبار کرتے پھرتے ہیں۔ مگر شام ہوتی ہے سب
 مرد مکان کے اندر گھس جاتے ہیں۔ اور عورتیں گلیوں

و بازاروں میں نکلا کر کام کرتے ہیں۔ عورت کو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے ہنکرا کر کام دہندے سے لگ جاتی ہے۔ اور اس کی جگہ مرد زچہ ہنکرا بیٹھ جاتا ہے۔

(نوٹ منجانب مولف) خوب مرد کی سزا یہی ہے

جس نے بچہ پیدا کیا۔ جنایا
گورنمنٹ

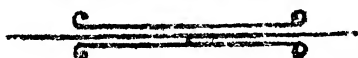


راجہ بہان کا خود مختار ہے۔ راجہ کے ماتحت

بہت سے چھوٹے رئیس ہیں۔ علم کی قدر بہت زیادہ
(نوٹ) اگر وقت ملا تو اس کے تفصیلی حالات

حصہ دوم میں لکھے جائیں گے۔

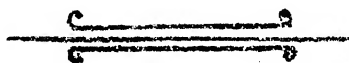
ملک پر ہما۔



یہ ملک ہندوستان کے مشرق میں بنگال سے آگے ہے۔ وسعت میں بنگال اور آسام کے مجموعہ کے برابر ہے۔ شمال میں سرحد چین سے ملا ہوا ہے۔ پہلے یہاں ایک بد مذہب کا بادشاہ تھا مگر عرصہ ہوا کہ اس کو انگریزوں نے ختم کر لیا اب اس میں ہندوستانی لوگ بہت پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر قسم کے محکمے کھل گئے ہیں۔ اس ملک میں یا قوت نیلم وغیرہ کی بڑی مشہور کانیں ہیں

جس کی وجہ سے یہ ملک بڑا مالدار ہے۔ اور یہی
 بہت سے قیمتی اشیاء تجارتی یہاں پیدا ہوتے
 ہیں۔ مٹی کانبل اسی جگہ سے دنیا بھر میں جاتا ہے
 لکڑی بھی یہاں سے لاکھوں روپیہ کی جاتی ہے
 اس کا پایہ تخت مانڈلے ہے۔ اور اس میں
 بڑے بڑے شہر پیگو۔ رنگون۔ اکیاب۔ مول
 میں وغیرہ ہیں۔ دریائے ایراوتی گیارہ سو میل لمبا
 ہے۔ اس میں جو ایک پہاڑ ہے اس کا نام ایم ہے۔

پیداوار

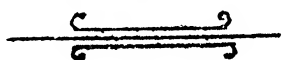


یا قوت نیلم۔ اور جواہرات کی کانیں بکثرت ہیں

ایک میدان سویل لنبا۔ اوتنا ہی چوڑا ہے اوسمین
 ہر جگہ نعل عنبر سنگ سلیمان وغیرہ بیش قیمت
 بواہرات نکلتے ہیں۔ پایہ تخت سے پندرہ میل
 پر سنگ مرمر کی بڑی عمدہ کان ہے۔ دریائے
 ایراوتی کے کنارہ سو سے زیادہ کنوین ہیں جو
 سو گز گہرے ہیں۔ جو سو گز گہرے ہیں۔ ان میں
 شیشی کانیں بہا رہی ہیں۔ یہ تیل اوبل کر باہر نکلتا ہے
 اور ہر سال قریب قریب تین لاکھ من کے ہاتھ
 لگتا ہے۔ چاندل ایک سود و قسم کا ہوتا ہے۔ ایک
 قسم کا گوند جو رنگنے کے کام میں آتا ہے لاکھوں روپیہ
 کا ہر سال امریکہ کو جاتا ہے۔ ساگو ان کی لکڑی تمام

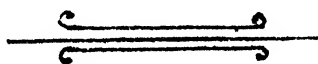
دنیا بہرین سب سے زیادہ یہاں ہوتی ہے۔

آدھی



بڑے مضبوط کثرتی جوان ہوتے ہیں۔ درزش
کہیل شکار وغیرہ میں کوئی ان کی ہمسری نہیں کر سکتا
سر پر گھنے بال ہوتے ہیں۔ مگر واڑ ہی موج بالکل نہیں
چہرہ کا نقشہ قریب قریب چینیوں کے ہوتا ہے۔

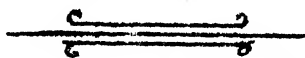
خوراک



چانول اہمیر غریب کہاتا ہے۔ صبح و شام کمی قوت
کھانے کے لئے مقرر ہیں۔ سو کھائی ہوئی مچھلیاں اور

سرخ چٹیوں کا آچار ٹپنی بنا کر کھاتے ہیں۔ چائے
بکثرت پیتے ہیں۔ پان کھانے کے از حد شوقین ہیں

لباس



لہنگا عورتیں پہنتی ہیں۔ اور جاکٹ طلالی
زبور تقریباً عورتوں میں پہنتے ہیں۔ مرد وہوتی باندھتے
ہیں یا ڈھیلے پانجامہ۔ پہنتے ہیں۔ کرتہ اور جاکٹ
یا لنبا انگر کہا پہنتے ہیں۔ گلے میں کالر لگاتے ہیں
سر پر پکڑی پہنتے ہیں۔ کان اور گردن میں ہندو
کی طرح زبور پہنتے ہیں۔

مکانات

سرکاری کچہریاں اور محل اور مندر و دھرم
 سالے تو نہایت عالیشان اور وضعدار بناتے ہیں
 مگر عموماً لوگ چہرے کے چھوٹے و نرین رہتے ہیں۔
 کیونکہ پکا اینڈے کا مکان بنانا ہر شخص کے واسطے
 قانوناً ممنوع ہے۔ سب مکان یک منزلہ ہوتے
 ہیں۔ اور چہت کی جگہ اکثر چہرے ہوتا ہے۔
 دیواریں بہت کم صرف کہیوں پر کھڑی ہوتی ہیں
 مکان کے آگے صحن بہت زیادہ رکھتے ہیں۔ یہاں
 آرائشی بالکل نہیں رکھتے۔

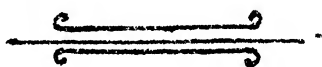
عادات

کوئی امیر ہونا نہیں چاہتا۔ جس کے پاس

زیادہ دولت جمع ہوجاتی ہے تو خیرات یا دعوت میں
 خرچہ کر دیتے ہیں۔ زیادہ بکھیرے اور فکر کو پسند
 نہیں کرتے۔ ہر وقت مگن و بے فکر رہنا عنایت
 سمجھتے ہیں۔ ہر روز صبح کو ہنسا کر سیر کرنا بہت
 ضروری سمجھتے ہیں۔ یاروں میں بیٹھ کر غپ شب
 اوڑھنا یا اپنا کہیت وغیرہ دیکھنا اسطرح دن کاٹتے
 ہیں۔ کوئی مصیبت ایسی نہیں جس کو برہمنی منکر
 برداشت نہ کرے۔ مٹی کی ہنڈیا میں پکاتے
 اور مٹی کی رکابیوں میں کھاتے ہیں۔ چمچے کھڑکی
 ہوتے ہیں۔ جو اکھیلنے کے بڑی عادی ہیں۔ شاوی
 غمی میں بہت روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ سال میں صرف

ایک فصل کہیت میں بوتے ہیں۔ لکڑی میں جالی
 میل بوٹا بنانے میں۔ بڑی جہارت رکھتے ہیں
 فٹ ہاں کا کہل دنیا بہر میں سب سے اچھا کہتے ہیں

رسمیات



یہاں ہی چین کی طرح سے بادشاہ ہر سال
 تہوار کے روز اپنے ہاتھ سے ہل چلاتا ہے۔
 لڑکیوں کے کان چیدنے کی رسم بارہ برس کی
 عمر میں بڑے دھوم سے ادا کی جاتی ہے۔ ہر شخص
 اپنے جسم میں لیلا گدواتا ہے۔ منتر خیر جسم پر
 کہہ داتے ہیں۔ ہر ایک لڑکا بارہ برس کی عمر میں

مندر کی نظر کیا جاتا ہے۔ یہ رسم بڑی دھوم
 دھام سے ادا کی جاتی ہے۔ سفید ہاتھی بادشاہی
 فیمل خانہ میں رہتا ہے۔ اوس کی پوجا سب لوگ
 کرتے ہیں۔ جس کو ہندو بھی اندر کا ہاتھی سمجھ کر
 پوجنے کو جاتے ہیں۔ مرد عورت دونوں ملکر پوجا
 کرتے ہیں۔ اور بالکل مسلمانوں کی نماز کی طرح
 اوٹھتے بیٹھتے ہیں۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو
 ہندوستانی عورتوں کی طرح زچہ نیکہ بیٹھتی ہیں۔
 زچہ کو گھٹی پلائی جاتی ہے۔ بچوں کا جنم پتر بنتا ہے
 ہر شخص اپنی عمر میں کئی مرتبہ اپنا نام بدلتا ہے اور
 اوس کی اطلاع اپنے دوستوں کو دیتا ہے۔ ایک

ایک بندل چار کا اور ایک خط بھیجاتا ہے جس میں
 لکھا ہوتا ہے کہ یہ چار فلان نیا زمند نے بھیجے
 اس کو کہاے اور آئندہ اس کو اس نام سے
 نہ پکارے۔ اب آئندہ اس کا نام فلان رکھا
 گیا ہے۔ شادی مانباپ نہیں کرتے بلکہ مرد و عورت
 اپنی مرضی سے پسند کر کے کرتے ہیں۔ طلاق کا
 رواج نہیں۔ مردے کو جلاتے ہیں آدھے کے قریب
 جب جل جاتا ہے خاک سے نکال کر دفن کر دیتے ہیں

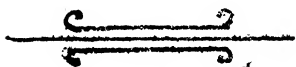
زبان

لفظ بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اون کے

معنی بہت پیچیدہ اور ہندی کی طرح بائین طرف سے
 لکھی جاتی ہے۔ اکثر تمام کتابیں تاڑ کے پتھو پر
 لکھی جاتی ہیں۔ پچیس فیصدی آدمی برہمن کے
 خاندانہ ہوتے ہیں۔ عورت مرد و لون برابر
 پڑھتے لکھتے ہیں۔

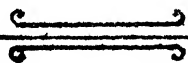
(نوٹ) میری رائے ہن ہندوستان میں
 تو اوسط خاندان کی صرف دس پندرہ فی صدی
 بہت مشکل سے نکلتی ہے

گورنمنٹ



آج کل تو انگریزی راج ہے۔ مگر اس پہلے

راجہ خود مختار مالک تھا۔ محلوں کے اندر بند رہتا
 تھا۔ کبھی کی مجال نہ ہتی کہ اوس کے طرف آنکھ اٹھا کر
 دیکھ سکے۔ سب اوس کا نہایت محبت کے ساتھ
 ادب کرتے تھے۔ اکثر خواص اور شاہی خدمت گار
 بڑے وزیر تک پہنچاتے تھے۔ پائے تخت کا شہر
 بالکل مربع ایک میل سے زیادہ لنبا عمدہ نقشہ پر
 بسایا ہے۔ چاروں طرف شہر نیا مضبوط ہے
 جو دس گز بلند ہے جس کے بارہ دروازہ ہیں۔
 برہما کے سوانگ



دنیا بہرین کوئی ملک ٹھیر و نالک کا اس قدر

شوقین اور استاد نہیں جیسا یہ ملک ہے۔
 کوئی برہمن ایسا نہیں جو اپنی عمر میں کبھی سوانگ
 نہ بنا ہو۔ ٹیسو نکلتی ہیں نہ ٹون کے کہیل پہلوانوں
 کرتب۔ اور دیگر کہیل ہوتے ہیں۔ کوئی مرد عورت
 ایسی نہیں جو اچھی طرح گانا یا ناچنا نہ جانتی ہو۔

ملک تبت



یہ ہندوستان کے شمال میں ایک بڑا وسیع
 ملک ہے۔ بھتان سے لیکر کشمیر تک برابر اسی کی
 سرحد ہے۔ یہ ملک بہت بلند ہے۔ جہیلین اس

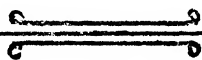
ملک میں کئی ہیں۔ جن میں ایک کالی جھیل ڈھائی
 سو میل کے دور میں ہے۔ اس میں ایک جزیرہ
 سات سو میل چوڑا ہے۔ اوس میں صرف چند
 فقیر لوگ رہتے ہیں۔ جاڑ دن کے موسم میں جب
 تمام جھیل کا پانی جم کر برف بن جاتا ہے تب لوگ
 اوس ٹاپو میں جا کر ان فقیروں کو کھانا کھلاتے ہیں
 یہاں کے دریاؤں پر رسیوں کے نہایت مضبوط
 چوڑے اور خوبصورت پُل بنے ہوئے ہیں۔
 اوپر کی رسیوں کو پکڑ کر نیچے کی ٹاٹ باقی سڑک پر
 مسافر بے کھٹکے چلتا ہے۔ اور تمام پُل جھوکھٹکھ
 ملتا ہے۔ دریاؤں کا سفر کرنے کے واسطے یہیں

کہاں کے اندر ہوا پھر کراؤ سے پہیلا لیتے ہیں۔
 اور دریا کی سیر کرتے ہیں۔ گرمی و برسات کا
 کوئی نام ہی نہیں جانتا۔ ۱۲۔ ہمیشہ جاڑہ کا موسم رہتا

پیشہ اور

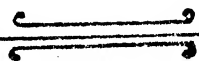
سہاگہ۔ گندک۔ شورہ۔ کے سوا یہاں
 سونا بہت جگہ نکلتا ہے۔ درخت بالکل پیدا
 نہیں ہوتے۔ مگر سبز گھاس کے میدان جا بجا پائے
 جاتے ہیں۔ ایک نئے قسم کا جانور سور اگاے صرف
 اسی ملک میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کو گو گوگ پاتے
 ہیں مگر ٹھیک حکم نہیں مانتا۔ ہر وقت ناک میں نیکیں

رہتی ہے۔ تب لکڑی کے بل کام کرتا ہے۔ بوجھ
 اٹھانے میں یکتا ہوتا ہے۔ پہاڑی دشوار گزار
 راستے جہاں سواکے بکری کے اور کوئی جانور نہیں
 چڑھ سکتا۔ یہہ بلا تکلف جاتا ہے۔ اور راستہ میں
 گودانہ پانی کچھ نہ ملے تو یہی کسی نہ کسی طرح اپنا گزر
 کر لیتا ہے۔ گاہ گاہ مسافراں پر سوار بھی ہوتے
 باشندے



آدمی یہاں کے مثل چینیوں کے ہوتے ہیں
 بہت مضبوط۔ گورے رنگ کے بد مذہب کے
 ہیر ہر و لنباجو غایہ نکر مکرستا ہے سر پر ٹوپی

ہر شخص کے گھلے میں تعویذ - اور کان میں بالیان
 پہنتا ہے - عورت ہی ایسا ہی چوغا پہن کر مکر باندھتی
 ہے - اوپر بھیڑ کی کہاں اوڑھتی ہے - جو کچھ زیور
 ہوتا ہے اس کو سر کے اوپر باندھ لیتی ہے - برسوں
 کبھی مرد عورت نہیں ہناتے - صرف ہولی دلوالی
 کیڑے بدل لیتے ہیں - مگر ان کی تندرستی میں فرق
 نہیں آتا مضبوطی ہی ایسے ہوتے ہیں کہ عورت ہی
 دوسری بوجھ رکھ کر پہاڑ پر چڑھ جاتی ہے -
 (مکانات و خوراک)



خاص قسم کے بنتے ہیں - ہر ایک مکان سے منسلک

ہوتا ہے ۔ نیچے کے درجہ میں مولشی رہتی ہیں ۔
 اور ایندھن وغیرہ جمع رہتا ہے ۔ بیچ کی منزل میں
 مالک مکان رہتا ہے ۔ سب سے اوپر ہر ایک
 مکان میں مندر ہوتا ہے ۔ خوراک عام طور سے
 جو کے آٹے کے ستوجو ہر شخص اپنے پاس رکھتا ہے
 جہاں ذرا پانی ملا گھولے اور کھائے ۔ چاروں بہر
 میں تین چار مرتبہ پیتے ہیں ۔ دھوٹ بجا بولف (بقول شمس)
 ستوین بہتو رسم و رواج جب کھولے جب کھا

ایک عورت کے خاوند رکھتی ہے ۔ شادی
 بہت چھوٹی عمر میں ہو جاتی ہے ۔ سب سے بڑے

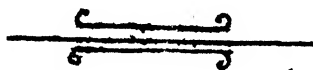
بہائی کے ساتھ شادی ہوتی ہے اور سب بہائی دوستی
 قناعت کرتے ہیں۔ کوئی عورت کبھی بیوہ نہیں ہوتی
 مردے کو کئی روز تک رسی سے باندھ کر گھر میں کھڑا
 رکھتے ہیں۔ پہر کتون کو کھلا دیتے ہیں۔ امیرون اور
 پوجاریوں کی لاش جلائی جاتی ہے۔ ہر خاندان میں
 ایک لڑکا لامہ گرو کے نذر کیا جاتا ہے۔ پوجاری
 صرف وہی شخص بن سکتا ہے جو اس کا امتحان پاس کرے

زبان

بالکل سنسکرت کے موافق ہے۔ ہندی کے حروف

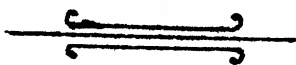
میں چھ حرف اور لگا کر اپنی بنیالی ہے۔

لنکا



ایسا کوئی ہندو نہیں جو اس کے نام سے وقف نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ شہر تمام سونے کا بنا ہوا تھا۔ اب انگریزی راج ہے۔ چار کے راستہ سے ہر کوئی شخص وہاں جاسکتا ہے۔ ریل تار اور ڈاک کے محکمہ وہاں قائم ہیں۔

پیداوار



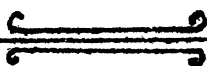
دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا زرخیز ملک ہو جیسا یہہ فراساٹاپو ہے۔ مورتی تخمینہً ۸۰ لاکھ سالانہ۔

سپیاری تقریباً دس لاکھ سالانہ کی - دارچینی اندازاً
 ۱۲ لاکھ سالانہ کی - الائچی ۵۰ ہزار سالانہ کی - قہوہ قریب
 ۶۰ لاکھ سالانہ کا - کونین ۱۰ لاکھ روپیہ کی - ناریل چار
 دو کروڑ سالانہ کی - ناریل اس ٹاپو کے لئے ایک نعمت
 غیر متفرق ہے - جس کے تین کروڑ درخت شمار کئے گئے
 ہیں - اور وڈ سویل لنیا - ایک جنگل انہیں درختوں کا
 ہے - جس شخص کے قبضہ میں دس پندرہ درخت ناریل
 ہوں اس کو پہر کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی - اسکی
 لکڑی کے ستون اور شہتیر بناتے ہیں - پتوں سے
 چہرہ جلاتے ہیں - چال سے رسی بناتے ہیں - شاخوں
 پٹائی جھاڑو بناتے ہیں - ایندھن کی طرح جلاتے ہیں

اور کہا دیکھ طرح کہیتوں نین ڈالتے ہیں۔ سہرتے
 مولشی کو کہلاتے ہیں۔ سبز پھل میں سے دو وہ نکالتے
 ہیں۔ خشک کو کہاتے ہیں اس کے تیل سے چراغ
 جلاتے ہیں۔ اس کے پھل کے دو ٹکڑے کر کے
 اوس کے پیالیاں اور حقے بناتے ہیں۔ اس کی کھانسی
 سبب بنتا ہے۔ مختصر یہ کہ تمام اشیاء ضروری
 مثل چار پائے۔ کھانٹ۔ مچھلی کا جال میچھ۔ تول
 چاقو۔ چھڑی۔ چھتری۔ اجار۔ ٹھنی۔ شراب۔
 سب اسی درخت کے کسی نہ کسی جز سے بناتے ہیں
 ہاتھی جو سب جانوروں میں زیادہ بڑی ہے۔ اسی
 ٹالپو سے پکڑ پکڑ دنیا پر کے پادشاہوں کے سواری کے

لے بیجا جاتا ہے ۔

باشندے



اسٹاپوین دو قوم زمانہ قدیم میں بستی تھیں ایک کا
نام راج ہس ۔ دوسرے کا نام ناگر ۔ مگر ان دونوں
قوموں کے مل جانے سے ایک نئی قوم پیدا ہوئی جو
اب تک وہاں کے جنگلوں اور پہاڑوں میں رہتی ہے
اور وید کہلاتی ہے ۔ یہ لوگ بالکل وحشی ہیں اور
شکار پر گزار کرتے ہیں ۔ پانچ سے آگے گنتی نہیں جانتے
روپیہ کی کچھ قدر نہیں سمجھتے ۔

رسم و رواج و لباس و خوراک وغیرہ

مرد صرف ایک عورت رکھتا ہے۔ مگر ایک عورت
 کئی خاوند ایک ساتھ رکھ سکتی ہے جو پہائی ہوں
 اگر طلاق کے وقت اولاد ہو تو لڑکے مرد کے ساتھ
 اور لڑکیاں عورت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اگر قرض
 قرضہ ادا نہ کر سکے تو ساہوکار اس کا کل مال اور
 اس کو سود عیال و اطفال کے اپنے قبضہ میں
 رکھ سکتا ہے۔ بیمار کو دوا جڑی بوٹیوں کی دیتے
 ہیں۔ ہر قوم کا لباس جداگانہ طرز کا ہوتا ہے۔ عورتیں
 زیور پہنتی ہیں۔ کرسی پر صرف راجہ بیٹھتا ہے۔ عوام
 موڑے پر بیٹھتے ہیں۔ گاٹی کا گوشت کھانا
 گناہ سمجھتے ہیں۔ چانول کھاتے ہیں

جو تہ موزہ کوئی نہیں پہنتا۔ انگریزی لباس کو ترقی
ہے۔ جو ٹ بہت بولتے ہیں۔ چوری اس ملک میں
نہیں ہوتی۔

زبان و تحریر

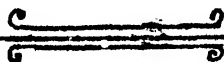
کاغذ کے بجائے تاڑ کے پتوں پر لوہے کے
قلم سے کھرج کر لکھتے ہیں۔ پہراوس پر کویدل دیتے
ہیں۔ جس سے حروف سیاہ ہو جاتے ہیں۔ الفاظ
سنکرت کے ملے ہوئے استعمال ہوتے ہیں۔

جاوا ٹاپو

جزائر ہندو مشرقی تین بہت سے ٹاپو
 شامل ہیں۔ یہ سب ملک برہما کے دکن اور لنکا کے
 مشرق میں واقع ہیں ان میں زیادہ مشہور۔ جاوا
 پالی۔ سائرا۔ وغیرہ ہیں مگر یہاں ہم صرف جاوا
 اور پالی کا ذکر کریں گے۔ باقی اور ٹاپون کا بیان دیگر
 جزائر امٹریلیا۔ و دیگر ممالک وغیرہ کے ساتھ حصہ
 ثانی میں اگر وقت اور موقع ملا تو کیا جاوے گا۔
 جاوا۔ اس کی شکل جو کہ دائرہ کے موافق ہے
 یہ ٹاپو تو ذرا سا ہے مگر بہت بڑا مشہور ہے۔

سکندر اعظم کے وقت سے بھی پہلے ہندوؤں کا
 راج تھا۔ اور ہزاروں سال تک رہا۔ پھر تھوڑے
 دن وہاں اسلامی مذہب پھیلا اور مسلمانانِ عملداری
 ہوئی۔ اب کچھ عرصہ سے ڈچ قوم کے فرنگیوں کا
 عمل دخل ہے۔

باشندے



بہت سید ہے نیک رحیم جہان نواز سچے مگر
 کم عقل۔ قومی محبت اور ملکی وفاداری میں ہر شخص کہتا ہے
 میلے بہت رہتے ہیں۔ عورتیں قد آور اور بڑے
 باعصمت ہوتے ہیں۔ مقدمہ لڑنا یہاں کوئی پسند

پسند نہیں کرتا مجرم اپنے جرم کا خود اقبال کرتا ہے
اور سخت سزا پاتا ہے۔ علم موسیقی کا ہر شخص شوقین تھا
بہی اعلیٰ درجہ کے۔

مذہب

نام کے واسطے تو مسلمان ہیں صرف اس قدر کہ
حضور پیغمبر خدا کو پیغمبر اور قرآن شریف کو خدا کی کتاب
جانتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان بیرونی باتوں کو
چھوڑ کر ان کے اندرونی خیالات و قواعد بالکل ہندو
ہیں اپنے تین سرکاری راجندر جی کی ادا دیتا تھے ہیں۔
مورتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ فقیر سارے نمازیں دھونڈو

ہنہیں ملیگا۔ خواب۔ شگون۔ جادو۔ منتر کی تاثیر
صحیح مانتے ہیں۔

زبان

دو قسم کے رائج ہیں۔ ایک عام دوسرے علمی۔
عام زبان تو بہت گڑبڑ ہے۔ اس میں سنسکرت۔
چینی۔ فارسی وغیرہ ملی ہوئی ہے۔ مگر علمی زبان جو پڑ
لکھوں کی ہے۔ بالکل سنسکرت کے موافق۔

عمارات

قدیم کھنڈرجو عظیم الشان نفیس۔ باریک کار آمد

عمار تون کی یادگار ہیں۔ گہانس مٹی کے نیچے دبے
پڑے ہیں۔ مکانات پتھر کے ہیں۔

جزیرہ پالے

بہت ہی چوٹا ٹاپو ہے۔ مگر بہت بڑا آباد
وزیر خیر۔ باشندہ اس کے اول درجہ کے موزہب
دنیا پر میں شاید ہی کوئی اور جگہ ایسی ہو جہاں اب تک
خود مختار باقاعدہ ہندو سلطنت مثل اس جزیرہ کے
قائم ہو۔

باشندے

چار قوم کے ہیں۔ برہمن۔ چہتری۔ ویشی۔ شیوہ

ایک قوم جو شہر سے باہر رہتی ہے۔ اور ہنگی و چار کا
کام کرتی ہے وہ چندال کہلاتی ہے۔

زبان و تحریر وغیرہ

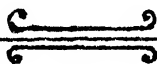
ہر شخص سنسکرت زبان بولتا ہے۔ اور دیوناگری
کہلاتا ہے۔ تمام قوانین ملکی مذہبی ٹھیک شناسک
سلسلہ ہیں۔

رسمیات وغیرہ۔

تہوار و رسمیات مثل ہندوؤں کے ہوتے ہیں
فقیر بھان باکل نظر نہیں آتے۔ راجہ خود مختار ہے
محکمہ جات دیوانی و فوجداری باقاعدہ ہیں۔

سزا ستغیث کے ہاتھ سے حکم کے سامنے دلائی
جاتی ہے۔ چھتری قوم کے لوگ راجہ ہوتے ہیں
برہمن کی بہت بڑی غرت کیجاتی ہے۔ ستی کی رسم
جبراً ممنوع ہے۔ بخوشی وطیب خاطر ہو تو ممنوع
نہیں۔ طلاق کا رواج نہیں۔

آدمی



بہت مضبوط دلاور ہوتے ہیں۔ کسی سے
دبے نہیں۔ شروع میں بہت کم میل جول کرتے ہیں
مگر میل جول ہونے کے بعد سچے دوست ہوتے ہیں
راجہ کے وفادار جان نثار ہیں۔ عورتوں کے حقوق

بالکل مردوں کے برابر سمجھے جاتے ہیں۔ انشطام
 ساتھ صدیوں میں منقسم ہے۔ آبادی دس لاکھ کی
 ہے۔ ملک جاوا کے راجہ کو برہمنوں نے بذریعہ
 پیشگوئی بتا دیا تھا کہ چالیس دن کے بعد تہارا راج سلطنت
 غارت کر دیں گے اس لئے اوس نے پہلے اپنے
 بیٹے کو معہ خاندان کے اس ٹاپو میں بھیج دیا
 تھا جہاں اوس نے راج قابم کیا اور جب مسلمانوں نے
 جاوا فتح کر لیا تب ہی اوس نے اپنے ٹاپو کی خوب
 مردانگی سے حفاظت کی۔ کوئی شخص بغیر اجازت
 راجہ کے ملک سے باہر جانے نہیں پاتا۔ بہیڑ
 گدہا یہاں ہوتا ہی نہیں۔ ہل میں بھیش لگاتے ہیں

دلوٹ منجانب مولف) آئندہ اگر وقت اور
 موقع ملا تو حصہ ثانی میں ممالک امریکہ - و روس -
 و مصر - و دیگر اکثر جزائر کے حالات و رسم و
 رواج لکھ کر پیش کئے جائینگے - اس حصہ کو یہیں
 پر ختم کیا جاتا ہے فقط

محمد عبد المجید خان کوئل

مولف مجموعہ مصباح النظائر

التماس - حضرات ناظرین میں نے مجھ کو اسکا امکان بہت
 صحت کے ساتھ لکھا ہی تاہم غلطی و سہو بشری ہر شخص کے ساتھ
 لگی ہوئی ہے - اگر نکلے تو مجھ کو آگاہ کیا جائے -

اطلاع عام۔

زکی الطبع سریع الفہم۔ ذی علم وکیل (جناب مولوی فاضل)
 محمد عبدالحمید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار نظام جو
 نواب شرف الدولہ وزیر ملک اودہ کے پوتے ہیں اس طرح
 کہ صاحب موصوف کے والد نواب محمد امین الدین خان صاحب
 نواب شرف الدولہ بہادر حقیقی مامون تھے۔ اور حافظہ
 موصوف نواب ظہیر الدولہ بہادر کے پڑپوتے ہوتے
 ہیں (کو جیسا کہ پیشہ میں عبور و دلچسپی ہے۔ اس سے
 زیادہ تالیف و تصنیف و ترتیب کتب کا شوق اور سہن

کافی ملکہ ہے۔ حافظ صاحب کی تالیف شدہ کتب قانونی
 لئے مثل پیشہ کے بہت کچھ شہرت حاصل کی ہے۔
 صاحب مدد و ح کا مولفہ مجموعہ مصباح النظار و مفتاح
 النظار جو شتمل ہم اکتب قانونی پر ہے اور جو
 سرکار عالی و سرکار انگریزی میں مفید و کارآمد ہے
 جس کا ریویو نمبر ۱۹ اخبارات میں ہوا ہے۔ اور سب
 مجموعہ کی مداح اور قابلیت مولف کے معترف ہیں
 جو چند اخبار اس مادہ میں ہماری نظر سے گزرے
 اوس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
 مجموعہ مذکور کی مندرجہ ۹ کتب اس نقشہ کے موافق
 ہیں اور سرکارین میں بکار آمد۔ اور مفید
 ڈائجسٹ و اختصار (النظار مال) مولفہ قابل
 دلایق مولف ملک سرکار عالی۔ اس قدر مفید

<p>دفاعات قانون مساوی در کارهای نشان بایستی</p>	<p>دفاعات قانون مساوی در کارهای نشان بایستی</p>	<p>خلاصه مضمون دفاعات قانون معااهده سرکار نشان (۶) باب ۱۴ اضاف</p>	<p>حواله نظامی متعلق دفاعات مساوی در کارهای نشان مندا به این طریق کلمه میانی انداز پنجاب سرکار و وکیل نوشته آباد و کلمه وکیل برپور کلمه آباد غیر</p>
<p>۲۹</p>	<p>۲۵</p>	<p>معاملات بلا بیل باستند و صورت ذیل کالعدم (۱) معالیه تحریری رجب طری شده بود محبت بریت قرابت قریب بود (۲) معالیه واسطه نوشته برتیل شده بود</p>	<p>۳۴۲ ۵۱۰ ۲۵۹ ۲ ۳ ۱۱ ۱۵۹ ۱۴۹ ۱۵۸ ۳ ۲۲ ۵ ۳۰۵ ۳۳۰ ۸ ۲۰ ۵۸۰ ۳۹۰ ۱۱ ۱۵ ۳۵۲ ۶۸۳ ۳ ۹ ۱۶۱ ۳۰۹ ۳ ۱ ۳۴۳ ۳۰۹ ۳ ۱ مقنن ۱۵ ۳</p>

و بکار آمد ثابت ہوئی کہ اوس کی خریداری بطور سرکاری
 بہت کچھ ہوئی۔ علی ہذا ضابطہ عثمانیہ المعروف قواعد و ضوابط
 میٹیل و پتھواریان مولفہ لایق ذی علم سرکاری ضرورتوں
 کے اعتبار سے بکثرت خرید کیا گیا۔ جیسا کہ مراسلہ جات کے
 جس کا اقتباس بعد علم اپنے درج کرتا ہوں ظاہر ہو گا
 و اقمی حافظ صاحب مدوح الشان کی تالیفات
 ایسے ہی سفید عام و قابل قدر ہیں کہ جس قدر قدر کی جا
 جا ہے فقط محمد علی الدین حسین اہلکار دفتر مستمدی علامت
 و کو توالی: امور عامہ سرکار عالی۔

اقتباس

(۱)
 نقل مراسلہ اول تعلقہ داری نشان (۲۳) عام۔ خدمت
 جمیع تفصیل اوصاف جان و ڈو و غیر ان افسران ضلع ہذا اہل

مراسلہ سوم تعلقہ امرمی نشان (۴۱) نگارش ہے کہ مجاہد
 ضرورت سرکاری جملہ پیش و پٹواریان خریدی کتب مولفہ
 ذی علم و کمال مولوی حافظ عبدالمجید خان صاحب مولف
 مصباح النظار و مفتاح النظار کے حکما پابند کئے جاتے
 ہیں۔ آپ اپنی اپنی علاقہ کے جملہ پیش و پٹواریان کو
 ایک ایک نسخہ مولفہ ممدوح سے طلب کر کے دیکراؤں کے
 قیمت وصول کر کے مولفہ موصوف کو ایصال کر دیجئے
 (۲) نقل مراسلہ معتمدی صرفت خلاص و پیشی خداوندی
 اعلیٰ حضرت نظام نشان (۳۶۷) مورخہ یکم دے ۱۲۳۳
 نجدست جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب
 وکیل مولفہ مجموعہ مفتاح النظار و مصباح النظار
 بوصول یا وداشت نشان (۶۰) مورخہ ۲۵ ذی ۱۲۳۳
 ترقیم ہے کہ آپ کی قابل قدر کتاب زبان اردو میں

لکھی گئی ہے۔ چونکہ عموماً دفتر مقدم پٹواریان تنگلی میں
ہے۔ اگر آپ اس مفید و کارآمد کتاب کو زبان تنگلی
و مرہٹی میں طبع فرما دیں تو پٹیل و پٹواری کو حکماً خریدی
کے لئے لکھا جائیگا۔

مراسلہ سوم تعلقہ داری نشان (۶) موزعہ ۴۴ دے ۲۳
خدمت تحصیلدار صاحب غربی بوصول مراسلہ نشان
نکارش ہے کہ کتاب قواعد و ضوابط پٹیل و پٹواری
مولفہ ذی علم و کمال جناب مولوی حافظ عبد المجید خان صاحب
مولفہ مجموعہ مصباح النظائر کے نسبت جو ایک نہایت
بیش بہادر قابل قدر ہے۔ محکمہ ضلع نے حکماً پٹیل و
پٹواری کو خریداری کا پابند کیا ہے۔ اور واقعی وہ
کتاب بھی ایسا قابل اس لئے آپ اپنے تعلقہ کے
جلد پٹیل و پٹواریوں کو ایک ایک کتاب دیکر

قیمت اون سے وصول کر کے قابل و لائق مولف صاحب کو ایصال کر دیجئے۔

۳۱
۳۳
۱۲۸
نقل مراسلہ سوم تعلقہ قداری نشان ۲۸ آذر
مقدمہ خریدی اختصار النظر مولفہ جناب مولوی
حافظ عبد المجید خان صاحب دکیلی۔ منظر وصول مراسلہ
ضلع نگار شش سے کہ آپ کی مولفہ قابل قدر کتب
اختصار النظر محکمہ مال میں نہایت مفید و بکار آ شایستگی
ہوئی۔ ضلع سے خریدی کتب کا حکم صادر ہوا ہے
براہ کرم دو نسخہ بھیج دیجئے۔ در حقیقت یہ کتب
اس قابل ہیں کہ ہر اجلاس مال پر رہیں۔ ان کی
نہایت اور منافع نامحدود ہیں۔ وہی فرق ہے جو فیوض
شمسی اور زراتین ہے۔

۵
نقل مراسلہ سوم تعلقہ قداری نشان ۴ دسمبر

مقدمہ - خریدی کتب اختصار النظار مولف مولوی
حافظ مولوی محمد عبد المجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ
بکواب یادداشت نشان (۲۳) مورخہ ۹ مردے
۲۳ء نگارش ہے کہ نسخہ جارت مطلوبہ حکم ہذا
پہنچے اور تمام وکمال دیکھے گئے۔ واقعی آپ نے
بہت محنت و قابلیت سے تالیف فرمائی ہیں
آپ کی قابلیت کی جس قدر قدر کی جائے بجا ہے
سرکاری ضرورتوں کے نظر کرتے ہر ادنیٰ و اعلیٰ
اجلاس ابتدائی مال و مرفوعہ کے لئے اس کی اہم
ضرورت ہے۔ میں آپ کی قابل قدر تالیف
اور آپ کی لیاقت مسلمہ کے نسبت انظار
خوشنودی کرتا ہوں فقط

۲۳
۱۱

۶۔ نقل مراسلہ سیوم تعلقداری نشان مورخہ ۱۱/۱۱/۱۱

مقدمہ اجراء کے حکم مقدم پٹواریان تعلقات ہذا
 نجدت جناب اول تعلقہ دار صاحب ضلع ہذا کتاب
 متعلقہ ٹیل و پٹواری مولفہ ذی علم قابل و لائق مولف
 جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب کے متعلق
 میں بہت ضروری و نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ
 مقدم پٹواریان تک پہنچائے جاوین۔ اور وہ لوگ
 اس کے مطالب سے آگاہ کئے جاوین۔ سرکار کو بے
 یہہ آسانی ملتی ہے۔ کہ ایسا گروہ عظیم جو آلات انتظام
 ملک ہے کار آمد ہو جاتا ہے۔ پس امید کرتا ہوں کہ
 جناب ضرور اجازت صادر فرمائیں گے کہ قابل دلائل
 مولف مدوح کی مفید و کار آمد تالیف مقدم پٹواری
 حکماً خرید کرین فقط
 کے نقل مرسلہ اول تعلقہ دار مولفہ ۱۵۱۵ء آذر

کے۔ انجانب مولوی محمد حیدر اول تعلقہ دار ضلع پنجاب
 مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ
 اول۔ بجواب یادداشت نشان مورخہ ۱۱۲۱
 ۱۱۲۱ گزشتہ نگارش ہے کہ دو حصص اختصار النظائر
 مولفہ آپ کی مطلوبہ محکمہ ہذا وصول ہوئے اور
 تمام وکمال دیکھے گئے۔ واقعی یہ نسخہ جات ہر محکمہ
 مال ابتدائی و مرافقہ کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔
 میں آپ کی قابلیت سے ترتیب و تالیف شدہ
 جو آپ نے نہایت قابلیت سے بہت محنت کے ساتھ
 خوش اسلوبی سے حصص تیار کروائے ہیں ان حصص کے متعلق
 اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہوں۔

۱۱۲۱ نقل مراسلہ دوم تعلقہ داری مورخہ ۱۱۲۱
 نشان ضروری۔ مقدمہ خدیجی ترتیب اختصار النظائر

مولفہ جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب
 وکیل۔ سجدت جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب۔
 وکیل ہائیکورٹ مولف مجموعہ مفتاح النظر بوصول
 مراسلہ محکمہ ضلع نشان عام مورخہ ۱۰ آذر ۱۳۲۳ء بقدر
 مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ آپ کے مفید و کارآمد
 قابل قدر تالیف نظائر مال کے ہر دو حصص کی خریدی
 محکمہ ضلع سے حکم ہوا ہے جس کی واقعی ہر محکمہ مال کو اہم
 ضرورت ہے سرکاری کاموں میں مدد ملنے کے لئے
 ان حصص کا وجود ہر محکمہ مال کے لئے بہت ہی ضروری
 و اہم ہے۔ جو نہایت قابل قدر ہے براہ کرم دو حصص
 اجلاس ہذا کے لئے بھیج دیجئے۔ رقم صادر محکمہ ہذا سے
 ایصال کرائی جائے گی۔ فقط
 ۹۔ نقل مراسلہ نشان اول تعلقہ از مورخہ ۲۰ آذر ۱۳۲۳ء

مقدمہ خریدی اختصار النظار مال منجانب
 مولوی محمد حیدر اول تعلقدار۔ نجدست جمیع تحفیدار
 صاحبان ڈوٹیرن افسران ضلع ہذا بوصول مراسلہ دفتر
 عالیہ معتمدی صرف خاص پیشی خداوندی نشان ۲۱۹
 و سلسلہ اجرائی مراسلہ محکمہ نشان بکارش ہے کہ
 حصص اختصار النظار مال کے مفید و بکار آمد مویشی
 وجہ سے محکمہ عالیہ موصوفہ سے بھی خریداری حصص
 حکم صادر ہوا ہے اور یہہ ایما ہوا ہے کہ بحوالہ مراسلہ
 محکمہ مدد و خبریداری کے لئے دفاتر تحت کو لکھا جاوے
 کہ صادر سے خریدے جائیں سرکاری ضرورتوں کے
 لحاظ سے محکمہ ابتدائی و مرافعہ کے لئے ذی علم وکیل کی
 مولفہ کتب ہر محکمہ مال میں اجلاسوں پر رہنا چاہئے
 اور صادر رقم مولف صاحب کو ایصال ہونا چاہئے

لمحافظ نوید اکثر مالکین صاحب معتمد صاحب نے خود اپنے دفتر وزیر
وفات تحت کے لئے اس کی خریداری کا حکم دیکر مولف کے
حق میں اظہار خوشنودی کیا ہے پس ہر ایک تحصیلدار کے
اجلاس پڑو نسخہ جات رہنا چاہئے۔

وکیل
ثمنی نجات حنفی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب

درجہ اول مرسل و نگارش ہے کہ آپ کی محنت و قابل قدر
لیاقت اور عام ہمدردی کے نسبت پہر اظہار خوشنودی
کیا جاتا ہے امید کہ آپ کی قابلیت عوام میں پسندیدہ
نظروں سے دیکھی جائے گی۔ اور دو نسخہ اجلاس
مددگار صاحب مال کے لئے پہنچا دیجئے۔

نہ اقل مسلسل حکمہ اول تعلقہ اری ضلع اطراف بلوہ
صرف خاص مورثہ۔ اور آذر ۱۳۲۳ء نشان دہی
عام ۱۳۲۳ء۔ مقدمہ خریدی با اختصار النظر مال بضم

جناب حافظ مولوی عبدالحمید خان صاحب وکیل پنجاب
 مولوی محمد حیدر اول تعلقدار ضلع ہزارہ نبردست جمع
 تحصیلدار صاحبان و ڈویژن افسران ضلع ہزارہ -
 بمقدمہ مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ جناب مولوی
 حافظ مولوی عبدالحمید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ
 مولف مجموعہ مصباح النظر کے حصص اختصار النظام
 مال جو نہایت لیاقت و قابلیت سے ترتیب دئے
 ہیں وہ محکمہ جات مال کے لئے نہایت مفید ثابت
 ہوئی محکمہ ہزارہ و جملہ محکمہ جات تحت کے لئے بلحاظ ضرورت
 سرکاری خریدنا منظور کی گئی ہیں۔ ہر محکمہ کو چاہئے
 کہ وکیل صاحب ممدوح سے ہر دو حصص طلب کر کے
 محکمہ نہ این ر کمین اور صادر سے رقم و اکریٹن -
 تمنی نبردست لایق مولف مرسل و نگارش ہے کہ ایک

سخہ محکمہ ہذا کے اجلاس کے لئے مہربانی فرما کر بھیجتے
قیمت محکمہ ہذا سے ایصال ہو جائے گی۔

۱۔ نقل مراسد محکمہ عالیہ معتمدی صرف خاص و پیشی ^{علی}الحضرت
نظام مورخہ ۵ ابر ۱۳۲۳ء نشان ۲۱۹۔ منجانب
رائے مرثیدہر مستقبہ صرف خاص۔ خدمت اول تعلقہ ^حاص
ضلع اطراف بلدہ۔ مقدمہ خریدی اختصار النظر مال
مولفہ جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب کیل
ہائیکورٹ بمقدمہ مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ قابل
مولفہ صاحب نے رسالہ نظر مال کا بہت جامع و حاوی
خلاصہ نہایت قابلیت و لیاقت اور کوشش سے نثر
افادہ پہلک مرتب و مدون کیا ہے یہ خلاصہ اگرچہ
ظاہر میں صغیر الحجم ہے مگر معنی میں کثیر المنافع و المطالب
معائنہ کے بعد اس کے نام کی خوبی اور عام مفید ہونیکا ثبوت

بین طور پر ہوتا ہے۔ سرکاری ضرورتوں کے اعتبار سے
 محکمہ ابتدائی و مرافقہ کے لئے بہت ہی بکار آمد اور مفید
 پایا گیا۔ عام فائدہ کی نظر سے ہر محکمہ مال کو چاہئے کہ اپنے
 اپنے اجلاسوں پر اس خلاصہ کو رکھیں۔ جملہ محکمہ جات
 علاوہ ہذا اس کی خریداری کے بلحاظ اس کی خوبی و فوائد کمری
 پابند کئے جاتے ہیں۔ ثنائی سنجیدہت جناب مولوی حافظ محمد
 عبد المجید خان صاحب وکیل مرسل و نگارش ہے کہ آپ کے
 مفید و قابل قدر تالیف کے متعلق اظہار خوشنودی کیا جاتا
 ہے۔ ہر حصہ کے چار چار نسخہ محکمہ ہذا کے مددگار صاحبوں کے
 اجلاسوں کے لئے سہل قیمت کتب پر ہیڈ کیجئے۔ رستم
 ایصال کر دی جائے گی۔ فقط

۳۳۳

نقل مراسلہ نشان اول تعلقہ داری ضلع سیدر مورخہ ۲۶/۴/۲۰۲۳
 منجانب مولوی محمد رحیم الدین خان اول تعلقہ داری ضلع سیدر

خدمت جناب حافظ محمد عبدالعزیز خان صاحب وکیل درجہ
 اول و مولف مجموعہ صباح النظار مال و ضابطہ عثمانیہ
 وغیرہ مقصد صحت خریدی اختصار النظار مال بمقدور
 مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ آب کی مریہ و مرسلہ دو پرچہ
 دیکھے گئے۔ لاریب و فائز ابتدائی و محکمہ جات مرافقہ کے
 لئے بشک سفید ثابت ہوتے ہیں۔ صد و فیصلہ مقدور
 مالی بین اداں کے ملاحظہ سے مجید سہولت ہوگی۔ آپ کی
 محنت ضرور قابل قدر ہے۔ بین روزہ ضلع میں ان سالوں
 کے خرید لئے کے لئے حکم دیدیا ہے۔ ان دو حصوں کے
 سلسلہ میں جو حصہ اور طبع فرمائے گا وہ بھی ارسال فرما کر
 قیمت طلب فرمایا گیا۔ ان ہر دو حصوں کی قیمت پچاس
 روپیہ منی آرڈر میں ہے وصول سے ایما فرمائے۔
 ایک ایک تنہی خدمت عودم تفاقدا رصاحبان مختصر

اور گیر و گوہر و تحصیلدار صاحبان تعلقات ضلع نڈ امرسل اور
 قلمی ہے کہ مولوی محمد عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ اول
 مولف مصلح النظر و غیرہ نے اختصار النظر مال کے نام سے
 جو حصص مرتب کر کے بھیجے ہیں یہ بے حد کار آمد ہیں۔ اُن
 کے معائنہ سے مالی مقدمات کے انفصال میں بیکار مدد مل سکتی
 اور نہایت سہولت حاصل ہوگی۔ اس لئے ضرور ہے کہ
 یہ حصص صادر سے خرید کئے جائیں۔ آپ مولف مدوح
 بالراست حصص طلب کر کے قیمت صادر سے ایصال کر دے
 مراسلہ نشان موضع ۱۲ بہمن ۱۳۲۳ء - پنجاب میر مومن علی
 تحصیلدار تعلقہ شرقی - نجدت جناب حافظ مولوی محمد
 عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ اول - پوصول مراسلہ

محکمہ ضلع نشان ۲۳ و ڈویژن انسر نشان واقع ۳۰ مارچ
 آڈر ۲۳۳۱۸۰ دے سلف بمقدمہ خریدی تو اعلیٰ
 وضو ابٹنگارش ہے کہ آپ کی مولفہ مفید و کار آمد
 کتاب ضابطہ عثمانیہ متعلق ٹیبل و پٹواریان کے لئے ضلع
 و ڈویژن سے احکام صادر ہوئے ہیں کہ حکماً مقدم
 پٹواریون کو دیکر قیمت آپ کو ایصال کی جائے۔
 حقیقت میں کتاب اسی قابل ہے۔ ووقعی آپ نے
 نہایت قابلیت اور فرارت سے مرتب کی ہے
 بلحاظ فوائد و ضرورت سرکاری ہر دفتر مالی و کوٹوالی
 ٹیبل و پٹواری میں آپ کی مولفہ کتاب کار ہوتا ہے سرکار
 ٹیبل و پٹواری نہایت کار آمد ہے۔ بلحاظ فوائد کثیر

مقدم پٹواریوں کو خود کتاب ہذا کے خریدنے کا
 شوق ہے اور لطیف خاطر خریدنے پر آمادہ ہیں
 تعلقہ ہذا کے لئے (۵۰۰) نسخوں کی ضرورت ہے
 براہ مہربانی (۵۰۰) نسخہ بھیج دیجئے۔ اور اس مقدار
 میں کچھ کمی ہو تو سر دست جس قدر موجود رہوں پہلے
 اس تعلقہ کیلئے بجلت عجلہ روانہ فرمائے جس نسخہ جاتا
 جس وقت وصول ہوں گے قیمت فوری وصول
 کر کے ایصال کی جائے گی وغیرہ۔

نشان واقع ۱۲ ابرہین ۱۳۲۳ء منجانب میونسپل
 تحصیلدار نجد مت شریف جناب مولوی حافظ محمد
 عبد المجید صاحب وکیل درجہ اولیٰ بوصول مراسلات

صاحب ضلع نشان ۴ و ۵ بجوالہ امراسلہ محکمہ عالیہ معتمدی
 نشان ۲۱۹ دربارہ خریدی اختصار التظار مال
 نگارش ہے کہ آپ کے مفید و قابل قدر تالیف کے لئے
 خریدنے کا حکم آیا ہے۔ حقیقت میں آپ نے نہایت
 قابلیت سے اس ضرورت کو پورا کیا جو عرصہ سے
 محسوس ہو رہی تھی۔ آپ کی مفید عام تالیف کا
 باعث ہے کہ ضلع و محکمہ عالیہ معتمدی سے خریدنے
 کے سوا اظہار خوشنودی بھی کیا گیا ہے۔ براہ مہربانی
 اجلاس محکمہ ہذا کے لئے دو نسخہ قیمتی عرصہ ۱۱۲ مرحمت فرمائیں

اقتباس اخبارات

جو میری نظر سے گزرے بحوالہ تاریخ نمبر اور صفحہ۔

اخبار شمشیر قلم ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء مفتاح النظار نمبر ۳۲

۹۔ مالِ جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب وکیل

درجہ اول کی مولفہ ہیں۔ اسکی خوبیاں اور فوائد وہی

جان سکتے ہیں جو اس کو ملاحظہ کریں و کلام و مقنن کہتے

ہیں کہ اس سے بہتر اور کوئی کتاب نظائر میں نہیں ملے

واقعی یہ مجموعہ اپنا آپ نظیر ہے۔

دکار آمد ہے جس کا اعتراف ہمیں کو نہیں بلکہ متعدد
 بکثرت اخبارات مثل منجبر - کرزن - وطن - یوکیل
 البشیر - پیسہ - زمیندار - مشرق - وقت -
 نظامین - نیچہ فولاد - سرمہ روزگار - وغیرہ اسکے
 کار آمد اور مولف کی قابلیت کے مداح ہیں -

(۲) مشیر دکن جلد ۲۶ نمبر ۲۶۱ جولائی ۱۹۱۱ء
 قابل ذمی علم کی الطبع سریع الفہم مولف محبوب مصباح
 کی محنت و قابلیت کی داد ملے - اس مجموعہ کے وجود
 سے وہ کمی پوری ہوئی جو عرصے سے محسوس ہو رہی
 تھی - وکلاء و حکام قانون دان تو درکنار پبلک سین
 جیکوڑ اس کا فوٹو مذوق ہے وہ مجموعہ کا بی مداح

نظر آتا ہے۔ اڈیٹر ان اخبارات ریویو پر ریویو
 کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم ۱۳۱۔ اخبار ریویو کو کرچکے ہیں
 بعض کے نام اہم پرچہ نمبر ۳۳۱ میں تباچکے ہیں۔ مجلس
 عالیہ ہائی کورٹ نے ذریعہ ارسال نشان ۸۵۳۸ گو
 ۱۳۲۱ء میں ملک کی کل عدالتوں کے لئے خریدنے کا
 حکم دیا۔ مگر یہ عملہ کافی محنت و جانفشانی لاتی ہوئی
 صاحب نہیں سرکار کی قدردانی کا مقتضا تو یہ ہوتا
 کہ انعام دیکر حوصلہ افزائی کی ہوتی۔ مجموعہ مقبول عام
 (۳) سرمہ روزگار اگر مطبوعہ یکم جون ۱۳۲۱ء صفحہ ۶
 جناب مولوی حافظ محمد علی مجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ
 نے مجموعہ مصباح النظر نہایت خوبی و لیاقت سے ترتیب دیا

واقعی یہ کتاب ایک نئی طرز کی کتاب ہے جو حکام
عدالت و پولیس و کلاں کے لئے نعمت غیر مترقبہ
وغیرہ پیشہ اخبار مطبوعہ ۲۲ مے ۱۹۱۱ء مفتاحِ نظام
مولف حافظ محمد عبد المجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ
کی مولفہ ہے۔ قانونی مباحث سے دلچسپی رکھنے والے
حضرات کے لئے ازبس مفید ہے۔ اور قانونی صنعا
کے لئے بہت کارآمد ہے وغیرہ۔

(۵) مخبر و کن مدر اس مطبوعہ ۲۳ مے ۱۹۱۱ء مجموعہ
مصباح التظاہر نہایت جامع و مستفی ہے قانون دان
حضرات کے وقت میں اس قدر گنجائش نہیں ہوتی
کہ وہ زخیم سے زخیم رپورٹوں کی ہرق گزدانی کیا

کریمین۔ جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب
 وکیل درجہ اول فی الواقع شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں
 نے اس قسم کی تالیفات کا سلسلہ جاری کر دیا ہے
 حکام سرکاری و اراکین طبقہ و کلاؤ کو اس مجموعہ سے
 کافی امداد ملے گی وغیرہ۔

سربراہ روزگار اگر مطبوعہ یکم اگست ۱۹۱۱ء صفحہ ۹
 وقت عزیز کو بجا اصراف سے محفوظ رکھنے کے لئے
 ذی علم لائق وکیل جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان
 نے جو نہایت قابل اور تجربہ کار شریف الخاندان
 وزارت ملک اودہ کے رکن ہیں اپنی قابلیت و
 تجربہ ۶ سالہ کے اعتبار سے ہم کتابین قانونی نہایت

خوبی سے ترتیب دی اہلین جو سرکار عالی و سرکار انگریزی
 میں بہت مفید ہیں ان کتب کے وجود سے متدل
 کو عند الاستدلال بلا برداشت مزید رحمت
 ایک نظر میں قانیہ حاصل کرنا نہایت آسان ہو گیا
 بیشک آپ کے مولف کتب قطعاً اور آپ کی لیاقت یقیناً
 قابل قدر ہے وغیرہ۔

(۷) مجبور کن مطبوعہ ۸۷۷ء ۱۹۱۲ء صفحہ ۸ جناب
 مولوی حافظ عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ اول
 مولف مجموعہ مصباح النظار جن کی قابلیت قانونی
 اور تجربہ فزائی و اعزاز خاندانی کی تشریح و توضیح ایک
 دو بار نہیں بلکہ دس دس مرتبہ اخبار دن میں شل سترہ

اگرہ کپر جات یکم ۱۵ جون ۱۹۱۱ء و یکم اگست ۱۹۱۱ء
 ۲۴ اپریل و یکم ۱۹۱۱ء دطن و پیسہ اخبار وغیرہ
 میں ہو چکی ہے آپ کو اس موقع پر کہ اکثر جاہل ادین
 تقرر طلب ہیں کوئی خدمت جو اون کی قابلیت کے
 متقاضی ہو ملنا چاہیے وغیرہ۔

(۸) سرمد روزگار اگر ۲۴ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۲ جبکہ
 شش ججون کا تقرر پیش ہے تو بہت یہی ہے کہ قابل و
 لائق صدر مصنفون کا شش ججون پر اور صدر مصنفی
 لاین وکیل مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب کا تقرر
 بحق سرکار مفید ہوگا۔ وغیرہ

(۹) نظامی مدراس مطبوعہ ۱۵ جون ۱۹۱۲ء نمبر ۱۴

صفحہ ۳ پر چیشیر دکن مطبوعہ ۲۹ جون ۱۹۱۱ء و دیگر
 اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعہ
 مصباح النظر کار یو یو (۱۹۴) اخبارات نے کیا ہے
 بنیظیر مجموعہ ہے اسی قابل کہ جو دیکھ و سنے قدر کرے قابل
 و لائق ذمی علم وکیل مولف موصوف کی محنت و لیاقت
 کا اتقنا یہی ہے کہ جو ہو رہا ہے چنانچہ جہاں اخبارات نے
 رپو کر تے ہوئے مولف کی قابلیت قانونی اور وجاہت
 خاندانی کی تعریف یہی کی ہے۔

(۱۰) نظامی مدراس مطبوعہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۳ء صفحہ ۵

جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل و جج
 اول جن کی قابلیت قانونی و علمی کسی مزید شہرت کی محتاج

نہیں ہے۔ اور نہ لائق وکیل صاحب کی اعلیٰ خاندانی
 شرافت لائق تشہیر ہے۔ ذی علم وکیل کو قطعہ نظر پیشین
 دلچسپی و مہارت حاصل ہونے کے تالیف و تصنیف کا ہی
 از حد شوق ہے۔ چنانچہ اس وقت تک تقریباً ۹ اکتب
 نزکی الطبع وکیل کی مولفہ و مرتبہ موجود ہیں جن میں ۷ اکتب
 قانونی ہیں۔ سرلیج الفہم وکیل کی مولفہ کتب قانونی کا ریویو
 بکرات و مہرات بکثرت اخبار دن میں بقول شیر دکن
 مطبوعہ ۲۵ جون ۱۳۴۷ء بمبرم ۱۳۴۷ (۱۳۴۷) اخبار و نہیں
 ہو چکا ہے اور سب اخبار کتب مولفہ و مقابل وکیل کی عمدہ
 لیاقت کی مداح سرائی میں ہم زبان ہیں۔ اخبارات کے
 علاوہ اکثر و بیشتر رسالعات و کتب میں بھی حافظ صاحب کی

مولفہ کتب کے چرچے اور تعریف دیکھنے میں آئے۔
 اخبارات و رسالہ جات کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا
 کہ حافظ صاحب خاندان وزارت ملک اودہ سے ہیں وغیرہ
 (۱۱) ششیر قلم نمبر ۱۵ مطبوعہ نومبر ۱۹۱۳ء و مہاجر الزب
 'ولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ اول
 ریاست حیدرآباد کے اعلیٰ درجہ کے وکیل اور فاضل
 اہل ہین آپ کی قانونی لیاقت کا شہرہ تمام
 ہندوستان میں ہے۔ آپ نے ۴ قانونی کتابیں لکھی ہیں
 جس میں سے اس فن میں آپ کی لائٹنی لیاقت ظاہر ہوئی
 ہے۔ آپ کی مولفہ کتابیں دیکھنے کے قابل ہیں۔ جسکو ذی
 علم مصنف صاحب نے بڑی عرق ریزی سے تالیف و ترتیب

جو بہت مفید و بکار آمدین -

نوٹ - مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب
دکین کے مولفہ کتب کے متعلق جو کارروائی ریاست بہوپال
سے چلی اس کی آخری مراسلہ حسب ذیل ہے -

(۱۲) نقل مراسلہ نمبر ۹۵ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء

منجانب منشی اودہ نراین بسریابی ای چیف سکریٹری
فرمانروائے بہوپال - بخدست جناب منشی حافظ محمد
عبد المجید خان صاحب دکین ہائیکورٹ نظام بحوالہ آپ کے
مراسلہ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۱۳ء حسب الہدایت حضور ہائیکورٹ
فرمانروائے بہوپال نگارش ہے کہ دربار کو بلا قیمت
کتب لینا منظور نہیں ہے - وغیرہ

(۱۳) اخبار وقت مطبوعہ اپریل ۱۹۱۱ء صبح ۱۱

کو قابل و لائق تجربہ کار وکیل ریاست سرکار نظام نے
اس خوبی و عمدگی سے تالیف کیا ہے کہ یہ مجموعہ جوشتمل

۸ کتب پر ہے سرکارین میں بہت مفید و کارآمد ہے

ان کتب کے مطالعہ سے قطع نظر قانونی قابلیت میں بہت

ہونے کے بظاہر کافی عبور ہو جائے گا۔ ذی علم مولف

کی قابلیت و محنت قطعی قابل تحسین ہے۔

(۱۴) اخبار پنجہ فولاد ۱۳۱۱ھ ۱۱ جمادی الثانی ۱۹۱۱ء

جولائی وکیل ریاست نظام کا مولف ہے ریاست مذکور

اور کل رٹڈ یا مین ونگلار ونگاموں کے لیے مفید ہے

جناب مولوی محمد علی صاحب المصنف

قابلیت و محنت کی جس قدر تعریف کی جائے بجا ہے۔
 ادن کا یہ احسان قابل فراموشی نہیں ہے اس مجموعہ کو
 ہاتھوں ہاتھ خریدنا چاہیے۔

(۱۵) اخبار وقت مطبوعہ جنوری ۱۹۱۲ء مولف صاحب
 مجموعہ مفتاح النظائر و مصباح النظائر کی قابلیت قانونی اور
 پیشہ میں دیانت داری کے ساتھ دلچسپی خصوصاً تالیف و ترتیب
 میں ملکہ و دستگاہ کافی کی بہت شہرت ہے۔ اور پشیمیر
 مقامی اخبارات ہی میں نہیں بلکہ مالک انڈیا وغیرہ میں بھی
 ہے البتہ لایق مولف صاحب کی اکثر تالیف شدہ کتب
 ہمارے دیکھنے میں بھی آئیں۔ اس سے ہم یقین کرتے
 ہیں کہ بیک قابل ہیں اور پیشہ کے متعلق مقدمہ راجہ

بہگوان اداسس و پیاری بیگم جو اکثر اخبارات میں طبع ہوا
 اوس کے دیکھنے سے یقین ہوتا ہے۔ خصوصاً پرچہ سرمد افغان
 اگر ہ موزعہ ۱۵ جون ۱۹۱۱ء صفحہ ۷ کے مندرجہ حالات
 یقینی طور پر بلا خوف ترددیکہا جاسکتا ہے کہ دیانت دار
 اور پیشہ متعلقہ میں بہت ہوشیار ہیں۔

(۱۶) اخبار نقدی مدراس جلد ۹ نمبر ۲۲۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء
 صفحہ ۵ مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل مدینہ
 اول جن کی قابلیت قانونی و علمی کسی مزید شہرت کی محتاج
 نہیں ہے اور نہ لایق وکیل صاحب کی اعلیٰ خاندانی و
 شرافت ذاتی و صفائی لائق تشہیر ہے ذی علم وکیل کو نظر
 پیشہ میں دلچسپی و مہارت تمامہ حاصل ہونے کے تالیف

و تصنیف کا یہی از حد شوق ہے۔ چنانچہ اس وقت ۱۹
 کتابیں زر کی الطبع وکیل کی مولفہ و مرتبہ موجود ہیں جس میں
 یہ اکتب قانونی ہیں۔ سرلیع الفہم وکیل کی مولفہ کتب
 قانونی کا ریویو کی کبریات و مرآت کثرت اخبار و نین
 بقول اخبار مشیر و کن مطبوعہ ۲۵ جون ۱۹۱۱ء جلد ۲۶
 نمبر ۳۱۳ و پیرچہ مطبوعہ ۲ جولائی ۱۹۱۱ء نمبر ۱۴
 (۱۳۴) اخبار و نین میں ہو چکا ہے۔ اور سب اخبار
 کتب مولفہ و قابل وکیل کی عمدہ لیاقت و مدح سرائی
 میں ہم زبان ہیں اخبارات کے علاوہ اکثر و بیشتر رسالجات
 و کتب میں بھی حافظ صاحب کی مولفہ کتب کے چرچے
 اور تعریف دیکھنے میں آتی ہے وغیرہ۔

نوٹ۔ اکثر کتب قانونی مولفہ حافظ صاحب پر جو
 تقاریر حکاموں کی ہیں اس کا اقتباس حسب ذیل ہے۔
 (۱) قابل ولایت نوعمر تجربہ کار و کیل درجہ اولیٰ نے جس
 شاقہ سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے وہ سید قابل حسین
 و لائق تعریف ہے کہ متدل عند الاستدلال بلا بدشت
 مرید رحمت اقسام اولیٰ سے ایک نظر میں تائید حاصل
 کر سکتا ہے جن کا عند الحاجات متفرق قوانین و کتب
 نظر کی ورق گردانی کے بعد یہی احاطہ کرتا و دشوار تھا
 ہایت سہل ہو گیا۔ الحق یہہ خلاصہ بحق ناظرین جام جم
 و آئینہ سکندری کا حکم رکھتا ہے۔ وغیرہ۔ شرح خط محمد النور خان
 ناظم فوجداری و کو تو والی و اولیٰ تعلقدار۔

جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل درجہ
 اول جن کا ہم متعلق امور ات قانونی نہایت سمجیدہ ہے
 اور نظر عین وقت نظر حاصل ہے اور جو نہایت
 خرم و احتیاط اور قابلیت سے ۲۲ برس سے پیشہ وکالت
 کو دیانت سے انجام دے رہے ہیں اس مفید کتاب کو بھی
 نئی طرز پر تالیف کیا ہے۔ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے
 ہر آئینہ قابل قدر ہے۔ شریعتی مہر غلام جالبٹ مجسٹریٹ
 (۳) جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل
 جن کی قابلیت اور تجربہ دیرینہ مزید شہرت کا محتاج نہیں
 اور جو اپنے پیشہ کو ۲۲ سال سے نہایت قابلیت و دیانت
 اور نام آوری کے ساتھ انجام دیر رہے ہیں یہ ایک ایسا

مضمون تلاش کیا ہے جو اس وقت تک کسی کے ذہن میں
 وارد نہیں ہوا تھا درحقیقت یہہ کاظم اؤن کی طبع برسا کی حصہ
 میں تھا یہہ کام حافظ صاحب موصوف کی ایک نظم زایل
 یا دگار ہے وغیرہ۔ شرحہ تخطیبید جعفر حسین محبٹرٹ راجل
 (۴) اس مفید کتاب کی قدر پیک جس قدر کرے وہ شیا
 ہے مرتب کنندہ کی قابلیت و بیدار مغزی اور محنت واقعی
 قابل تحسین اور لائق قدر ہے۔ اس جامع و مفید کتاب کو
 میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں مولوی حافظ محمد
 عبدالمجید خان صاحب جن کی قابلیت اور تجربہ ویرینہ
 اور پیشہ میں احتیاط مشہور ہے۔ اؤن کی مولفہ یہہ
 کتاب ہے جو بلحاظ اپنی نوعیت کے مقبول بہ خاص و عام

ہوگی وغیرہ۔ شرح خط محمد رحیم الدین خان مجبٹریٰ ضلع واول

تعلق دار۔

المشہد قصہ

فیہ محو الدین حسین بیکار و قسرتی عدالت و کتوالی و غیرہ

کتاب مولفہ جناب مولوی نواب حافظ محمد علی بیک نقشب

وہ نواب محمد امین الدین خان صاحب بن مغزوہ سترہ بیکار

کے نام معنون ہیں اور ان کی منظوری کی عبارت کتابت میں

(۱) مفتاح الظار نمبر (۸) مولفہ جناب مولوی حافظ

محمد عبد المجید خان صاحب سکیل ہائیکہڈٹ کو میں نے دیکھا

فی الواقع مولف صاحب نے اس کتاب کی تالیف میں ذرا

و فراست سے کمال عرق و نیری و محنت شاقہ فرمائی
 فی الحقیقت عدیم النظر کو عموماً اور وکلاء کے لئے خصوصاً
 نہایت مفید و کار آمد اور سولف صاحب کی اعلیٰ ^{وقت} تیار
 و قابلیت قانونی کا بین ثبوت ہے عالیجناب نواب
 سالار جنگ بہادر دام اقبالہ نے براۓ قدر انفرادی اس
 کتاب کو حسب خواہش سولف صاحب اپنے نام سے
 منسوب و معنون کرنا منظور فرمایا ہے شرح مختصر لکھا پر شاد
 (۲) مصباح النظر بمنبر (۱۲) اس کتاب سے وہ کمی
 پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جو عرصہ سے
 محسوس ہو رہی تھی میں اس کتاب کو اپنے نام سے
 معنون کئے جانے کی عزت کی قدر کرتا ہوں آپکا

نہایت قابلیت اور ذکاوت و فراست سے
کتب ہذا کو تالیف کر کے مجھے ناچیز کے نام سے
معنون کرنا چاہا ہے۔ جس کو میں بہت فخر کے
ساتھ قبول کرتا ہوں۔ شمس الخط التاثر شاہ ناظم

مصنف

حضرات ناظرین قابلیت علمی ایکل لیا
جو ہر ہے کہ جس کا حد و حساب نہیں ہے۔ اور اسکی
تعریف و توصیف اعلیٰ تحریر سے باہر ہے۔ جاب
نواب مولوی محمد عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ
اول کی قابلیت علمی و قانونی ایسی ہے جس کا تحریر کرنا

محال ہے۔ جناب مدوح نے پہلے نکات قانونی
 عدالت دیوانی و قجدارہ کے حل کرنے کی طرف
 توجہ فرمائی۔ اور مجموعہ مصباح النظائر و مفتاح النظائر
 نئے طرز و ترکیب سے تالیف کیا جو نہ صرف ملک
 سرکار عالی میں بکار آمد ثابت ہوا بلکہ ممالک انڈیا
 وغیرہ میں بھی سفید مانا گیا جس کی خوبی اور
 سود مندی کا اندازہ یا تو دیکھنے سے مجموعہ کے
 یا اخبارات کے ارالملاحظہ کرنے سے ہو یا ہوسکتا
 ہے بعد ازاں جناب مدوح الصدر کا خیال نظائر مال
 کی طرف مائل ہوا تو ایسا جامع دعاوی خلاصہ مرتب
 کیا کہ سرکاری طور پر بہت کچھ اس کی قدر کی گئی

اور بہ ضرورت سرکاری حصص مذکور خریدے گئے
 اور نہایت بکار آمد ثابت ہوئے۔ پھر ضابطہ
 عثمانیہ جو متعلق بہ احکام قواعد وضوابط نشرہ مقدم
 پٹواریان ہے۔ اس کی طرف جہکے تو ایسا تالیف
 و ترتیب فرمایا کہ باید و شاید۔ چنانچہ بلحاظ قواعد کثیرہ
 علاقہ صرف خاص کے جملہ مقدم و پٹواریان جن کی
 تعداد تقریباً گیسویں پندرہ سو سے کم نہ ہوگی بلحاظ
 ضرورت سرکاری حکماً خریدنے کے پابند کئے گئے
 اب ملک غیر کی طرز معاشرت و طریقہ تمدن کی تالیف
 کی طرف توجہ فرمائی تو وہ لاجواب تصنیف کی۔ غرض کہ صبا
 معز کی فراست و قابلیت اور ذکاوت ہمہ دانی کی حقیقت

تعریف کی جائے بجا نہیں۔ میرے بڑے شفیق مخزن
 دوست مولوی محمد حنی الدین حسین صاحب اہلکار
 دفتر معتمدی عدالت دکوٹوالی دامور عامہ سرکار عالی
 نے کتاب ہذا کو دیگر تالیفات مولف موصوف کے
 متعلق جو قدر شناس اہل الرائے و حکام ذوی اللایم
 نے قدر فرما کر تقاریف و رو بکارات تحریر فرمائے
 اور اڈیٹران اخبارات ملک سرکار عالی و مالک
 غیر نے ریویو کئے۔ ان کا اقتباس کتاب سیرین
 پر طبع فرمانے کا قصد کر کے جناب حافظ صاحب مدح
 کو مجبور کیا کہ اجازت دین مگر حافظ صاحب کی سیطر
 پر منظور نہیں فرماتے تھے۔ لیکن چونکہ اس تاخیر کو

جناب مولف ممدوح کی خدمت میں خاص ملاقات
 و مراسم کا فخر حاصل ہے۔ گو میں کیا اور میرا معروضہ
 کیا۔ لیکن جناب ممدوح نے مروت و فطرتی سے
 میرے معروضہ کو قبول فرما کر اہلکار صاحب موصوفہ
 کو اقتباسات وغیرہ طبع کرائنے کی اجازت فرمائی۔
 جس کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں فقط
 ملت مسلمان محمد امیر حسین وکیل اول مولوی حافظ محمد
 عبدالغفور صاحب مرحوم سابق ناظم و جانشین
 محبٹرٹ ضلع ناندیڑ ملک سرکار عالی :-

مولف صاحب مخبر کی ملازمت کے نسبت بہت

کچھ کارروائی چلی۔ جس قدر کارروائی منجوبہدست
ہوئی اوسکا اظہار کیا جاتا ہے۔

(۱) نقل رو بکار نشان (۸۸۰) محکمہ سرکار عالی علی

عدالت کو تو الی و امور عامہ مورخہ ۸ ابراردی بہشت
از طرف مولوی عزیز مرزا بی۔ اے منعم مقدمہ سرکار عالی

نجدست مقدمہ صاحب مجلس عالیہ عدالت سررشتہ شطامی

تقتہ حافظ محمد عبدالجبار خان وکیل۔ بجواب مراسلہ

آن مجلس نشان (۸۹۹۱) مورخہ ۳ فروردی ۱۳۰۸

ننگار شہ ہے کہ یہ کون شخص ہیں ان کی خاندانی حالت

کیا ہے اور متوطن کس ملک کے ہیں بصورت اطلاع

دی جائے۔ شہر حدتخط۔ بالہندہ دگوار

نقل مر اسلہ مجلس عالیہ عدالت نشان ۹۹۹۶ مورخہ +
 سفارش حافظ محمد علی مجید خان وکیل بعبہ مددگار می آ
 سالار خبگ بہادر۔ (نشان روبکار ۱۳۰۷) تاریخ روبکار
 ۱۵۱۱ ہند (۱۳۰۸) حسب الحکم عدالت عالیہ۔ بخدمت
 مددگار صاحب عدالت ضلع اطراف بلدہ۔ نقل روبکار
 محکمہ سرکار عالی صیغہ عدالت نمبر ۸۸۰ مورخہ ۱۳۰۸ ہندی
 ۱۳۰۸ء بہیکہ لکھا جاتا ہے کہ امور مستفسر محکمہ
 سرکار کی نسبت قبل ختم اردی بہشت ۱۳۰۸ء
 جواب ادا کیا جائے۔ آپ کے دفتر سے جو مرسلات
 ہوئی ہے اس بالعموم سہراحت سررشتہ و صیغہ
 و نشان مثل عدالت عالیہ کی نہیں کی جاتی ہے رہا یہ

خیال سررشتہ کو متنبہ کی جائے کہ حتی الامکان مراست
ان امور کا خیال بالعوام کیا کریں تاکہ کارروائی سررشتہ
میں سہولت ہو اور عجلت کے ساتھ کام چلے فقط۔
شرح دستخط۔ عبدالکفریم مددگار۔

نشان ۳۰۳۰۲۳ واقع ۹ ابراسفند ۱۳۸۸ شریف سنجابی
مولوی سید محمد انور خان رضوی اول تعلقہ ارضلع اطرا
وناظم دیوانی۔ خدمت مولوی محمد عزیز مرزا صاحب
بی۔ اے منصرم مقدم عدالت و کو توالی و امور عامہ۔
مقدمہ۔ درخواست مولوی حافظ محمد عبدالحمید صاحب
وکیل نسبت ماموری خود برہ خاستہ مددگاری اسٹیٹ
اسٹیٹ سالار جنگی۔ تبریل اصل عرضی مولوی حافظ

محمد عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ دوم گذارش
 ہے کہ عرضی گزار تخمیناً سات آٹھ سال سے عدالت
 ضلع اور صیغہ مال و کو تو الی مین پیشہ و کالت کو
 انجام دیر ہے مین چنانچہ بمباینہ و کارروائی پسند
 کے ان کی سفارش مددگار صاحب عدالت ضلع ہذا
 کی جن محکمہ کو تو الی مین بہدہ کورٹ انسپکٹری
 فریجہ مراسلہ واقع نشان تحریک بھی گئی اس وقت
 چونکہ خدمت مددگاری اسٹیٹ سالار جنگی مامور طلب
 اور سائل بلحاظ لیاقت و کارروائی بہ تجربہ ذاتی کے
 اس خدمت کے انجام دہی کے مستوجب ہیں اس ناظم کو
 جہاں تک تجربہ ہے ان کی کارگزاری شایستہ و پائیدار

مقدمہ سدرجہ عنوان میں تہریر نقل کیفیت کوئی خانہ دانی
 محمد عبدالحمید خان صاحب وکیل صدقہ جناب اول تعالیٰ صاحب
 و ناظم عدالت و ناظم کو تو الی ضلع ہذا بجواب مراسلہ نشان
 ۹۹۹۶ واقع + مجلس عالیہ عدالت گذارش ہے کہ کیا
 علمی و عالی خانہ دانی و نیک چلنی کی حالت ملاحظہ منسلکہ صدقہ
 سے بخوبی واضح ہو سکتی ہے۔ ظاہری لیاقت کا ثبوت
 کامیابی امتحانات و کالت درجہ سہوم و دوم و صیفہ
 کو تو الی میں کامیابی درجہ اولیٰ بدیہی ہے۔ نیک چلنی و
 خوش روشی ان کے طریقہ تمدن و چال چلن سے عیان ہے
 مددگار کی روکاری میں ایک عرصہ دراز و ساہا سال
 نامبروہ پیشہ و کالت وغیرہ کو انجام دیر ہے میں جس سے

میرا مشاہدہ و تجربہ جس حد تک ہے اس بات کو بخوبی
 ثابت کرتا ہے کہ علاوہ عالی خاندانی دوزی علمی کے جوہر
 شرافت و ایمانداری بھی ان میں جہاں اس وجہ موجود ہے
 مجھے اس طرف مائل کیا ہے کہ براہ قدر دانی ان کا تقرر
 خدمت سرکاری پر فرمایا جاوے جو بحق رعایا و برابرا
 مفید تر ہو گا چنانچہ قبل ازین تقرر خدمت کو رٹبہ انسپکری
 ضلع محبوب نگر و خدمت ایمنی کو تو الی ورجہ اول سفارش
 کی گئی تھی اور اس وقت بہ تقررہ و گکاری اسٹیٹ سر
 سالار جنگ کے کی گئی ہے غالباً بالضرور ایسے منتخب کا
 تقرر بہ لحاظ ان کی لیاقت و شرافت وغیرہ کے بہ خدمت
 لالیقہ فرمایا جائیگا جس سے ہوسر خدمت و امید نتیجہ دیگر

امید و اردن کی زیادہ ہوگی فقط شہر حدنخط میر غلام سید
جائنت مجسٹریٹ۔

اخبار سہی علم ۱۹۱۳ء عزمی علم وکیل مولف ضابطہ عثمانیہ قواعد و ضوابط
روزمرہ و مشروط الامتحان بہ یادگار تشریف آوری نور۔ گورنر
جنرل پشپا چار زبان میں طبع کرائی ہے۔ یہ کتاب کیا بلحاظ ضرورت
سرکاری کیا بلحاظ فوائد مقدم و پٹوار بیان۔ کیا بلحاظ نام
کتاب کیا بلحاظ یادگار۔ تمام قلم و سرکار نظام میں۔
مثل علاقہ صرف خاص حکم خرید ہونے کے قابل ہے
پاسگاہ جات و جاگیرت و خالصہ کو بھی صرف خاص کی
اتباع باعتبار اسات صد رکڑنا چاہئے۔

اعلا

جناب مولیٰ حافظ عبدالمجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ نے مجموعہ
 مصباح النظائر و مفتاح النظائر جو مشتمل ہے چودہ کتب قانونی پر
 جس کے مفید و کارآمد ملک سرکاری و سرکاری غلط مدار ہونی کا اعتراض
 ۱۹۴۱-۱۹۴۰ بارون کو ہے جن کا یہ مولیٰ میر غلام میر صاحب کی تقریظ
 سے ہی چلتا ہے یہ مجموعہ حقیقت میں سیر کارآمد ہے (دائجسٹ ٹال)
 اختصار النظائر کے تین حصہ مولفہ جناب وکیل صاحب موصوف طبع
 ہو چکے ہیں اب چوتھا حصہ تعلق بر عطیات زیر طبع ہے۔ یہ حصہ نظائر
 مال گیر سالہ بلحاظ فوائد کثیرہ سرکاری طور پر خرید کے گئے ہیں اور
 کی جا رہے ہیں جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں اور ضابطہ عثمانیہ مولفہ
 جناب ممدوح جو بیادگار تشریف آوری نواب گورنر جنرل بہادر شائع کیا
 گیا ہے وہ مقدم ٹیورین کن حق میں اکثر اور بلحاظ ضرورت سرکاری و افادہ تھا
 مقدم ٹیورین علاقہ ضرغنی میں قدر ان حکاموں نے مقدم ٹیورین کو حکم خریداری
 کتابکے پابند کیا ہے ایسا ہی یا گیارہ و جاگیران میں ہی لازم ہے۔ یہ ضابطہ چار
 زبانوں میں طبع ہوا ہے اردو و ہندی۔ مرثیہ کنڈری قابل لائق مولفہ جناب علی مالک
 المشائخ۔ محمد امین جڑہ اڈیٹر اخبار نظامی۔ ۲۰ دی ۱۳۲۳

یہ تصدیق و توثیق ہے

تشریح متعلق بہ وہ مجلس شہادت

مضیفہ افضل العلماء اکمل الکلماء عاشق رسول خدا حضرت جناب مولانا
مولوی حافظ حاجی محمد ہادی علیخان صاحب سیتا پوری مدظلہ جن کے علم و
فضل کی نشرِ خطہ ہندوستان میں ہے نہ ہیں۔ ان دس رسالوں میں
روایات معتبرہ شہادت نفی و طبی کا بیان ہے۔ جن کو جناب منشی شیر احمد خان
کمیشن اجنٹ و جنرل مرخٹ ساکن لکھنؤ سراسے معائنہ خان لے کر طبع کر کے
بغرض فادہ ہر ایک قیمت فی رسالہ ۴ روپے ہے یہ دس رسالہ مضیف
مدوح الشان نوشی صاحب موصوف سے لقیہیت ملے ملتی ہیں۔

مکمل

حافظ محمد عبد المجید خان وکیل ہائیکورٹ کنڈ گونہ محل حیدر آباد کن
نورٹ۔ جناب منشی شیر احمد خان صاحب کے پاس محمد ن سالٹ
(نمک) بی منفید و آزمودہ تمامی امراض مودہ۔ ہم تر تولد ملتا ہے۔

محمد عبد المجید خان بخنی عہد مولف ضابطہ عثمانیہ مجموعہ مصباح النظر اور غیرہ
جس کتاب پر مولف کی دستخط نہ ہو۔ در قسم سمجھی جائے فقط

